http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۱۵ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ اپریل ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۴۸

علمِ تفسیر کی ضرورت و اہمیت

مرزا طاہر کی بڑکیں اور ہفت روزہ الفضل لندن

تاریخ کے جھروکوں سے

لندن کی ڈائری

قیمت: ۵ روپے

قضا نمازیں

نماز قضا کرنے کا ثبوت :

س…… ارکان اسلام نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہر مسلمان مرد اور عورت پر قرآن و سنت کی رو سے فرض ہے۔ قضا روزے کے متعلق قرآن حکیم میں واضح حکم ہے کہ اگر کوئی مسلمان رمضان کے مہینے میں سفر میں یا بیمار ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے تو بعد میں جب عذر باقی نہ رہے تو روزے رکھ کر پورے کرے۔ آپ سے دریافت کرنا ہے کہ کیا قرآن حکیم میں نماز کی قضا اور ادائیگی کے بارے میں ایسے ہی واضح احکام موجود ہیں؟ براہ مہربانی آیات کے حوالے سے نشاندہی فرمائیں۔

ج…… نماز کی قضا کے بارے میں قرآن کریم میں صراحت نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص نماز سے سو یا رہ جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے۔ قصداً نماز ترک کرنے کی اسلام میں گنجائش ہی نہیں۔ اس لئے جس نے قصداً نماز چھوڑ دی ہو اس کے قضا کا بھی قرآن کریم اور حدیث شریف میں صریح حکم نہیں، البتہ فقہائے امت نے قضا کے احکامات بیان فرمائے ہیں۔ اور بعض اس کے بھی قائل ہیں کہ چونکہ جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا اس لئے اس کے ذمہ گزشتہ نمازوں کی قضا نہیں۔ ان کے قول کے مطابق وہ اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرے۔

کیا قضا نماز پڑھنا گناہ ہے :

س…… میری لڑکی نے محض اس وجہ سے کسی نے اس سے کہا کہ روزانہ قضا نماز پڑھنے سے گناہ ہوتا ہے، نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کریں؟

ج…… آپ کی لڑکی کو کسی نے غلط بتایا، نماز کو قضا کر دینا گناہ ہے پڑھنا گناہ نہیں، بلکہ فرض ہے۔ عجیب بات ہے کہ اس نے گناہ کو تو چھوڑا نہیں اور فرض کو چھوڑ کر گناہ پر گناہ کا اضافہ کر لیا، توبہ استغفراللہ! اب اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرے اور جتنے دن کی نمازیں اس نے چھوڑی ہیں ان کو قضا کرے۔

قضا نماز کی نیت اور طریقہ :

س…… قضا نماز کی نیت کا کیا طریقہ ہے؟ نیز یہ کہ اگر دو تین وقت کی نماز رہ گئی ہو اور اسے ایک یا ڈیڑھ ماہ گزر گیا ہو تو اس کی نماز کی نیت کس طرح کی جائے گی؟

ج…… ہر نماز قضا کرتے وقت یہ نیت کرلے کہ اس وقت کی (مثلاً ظہر کی) جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی کو قضا کرتا ہوں اور قضا نماز کو پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے۔ صرف نیت میں قضا نماز کا ذکر کرنا ہوگا۔

جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہ کبیرہ ہے :

س…… میں ایک ٹیچر ہوں اور میں جس اسکول میں پڑھاتی ہوں وہاں وضو اور نماز کی جگہ کا انتظام نہیں، اس لئے ظہر کی نماز چلی جاتی ہے کیا میں ظہر کی نماز عصر کی نماز کے ساتھ پڑھ سکتی ہوں؟ اور قضا صرف فرضوں کی ہوگی یا سنتوں کی بھی؟ قضا کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج…… جب آپ اسکول میں استانی ہیں تو وضو اور نماز کا انتظام ذرا سے اہتمام سے کیا جاسکتا ہے۔ آپ آسانی سے وہاں لوٹا اور مصلیٰ رکھوا سکتی ہیں۔ محض اس عذر کی وجہ سے ظہر کی نماز قضا کر دینے کا معمول بنالینا گناہ کبیرہ ہے۔ بہر حال اگر ظہر کی نماز قضا ہو جائے تو اس کو نماز عصر سے پہلے پڑھ لینا چاہئے قضا صرف فرض رکعتوں کی ہوتی ہے سنتوں کی نہیں۔ قضا نماز کی نیت بھی عام نمازوں کی طرح کی جاتی ہے مثلاً یہ نیت کر لیا کریں کہ آج کی ظہر کی قضا ادا کرتی ہوں۔

کب تک قضا نمازیں پڑھی جائیں؟ :

س…… میری عمر تقریباً ۶۰ برس ہے اور پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر ہوں میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں پچھلے کئی برسوں سے نماز قضا ادا کرتا چلا آرہا ہوں اور یہ قضا میں ان ایام کی ادا کر رہا ہوں جبکہ میں سن بلوغت (۱۲ سال کی عمر) پر پہنچنے کے بعد یعنی اوائل عمر (اسکول اور کالج) کے دوران قضا کرتا رہا ہوں اور یہ عرصہ میری اپنی یاد میں تقریباً ۲۰ تا ۲۵ سال کا ہے آپ مشورہ دیجئے کہ اس قضا کو کب تک جاری رکھوں۔ کیا قضا وفرض ادا کروں یا سنت اور فرض؟

ج…… جتنے سال کی نمازیں اندازاً آپ کے ذمہ ہیں جب پوری ہو جائیں تو قضا کرنے کا سلسلہ بند کر دیجئے۔ قضا صرف فرض و وتر کی ہوتی ہے۔ سنت کی نہیں اور قضا صرف دو فرض کی نہیں ہوتی بلکہ جو نماز قضا ہوئی ہے اس کی جتنی رکعتیں ہوں ان کو قضا کیا جاتا ہے۔ یعنی فجر کی دو رکعتیں، ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں، اور مغرب کی تین رکعتیں۔ عشاء کی چار رکعت فرض کے ساتھ تین رکعت وتر کی بھی قضا کی جائے۔

عمر کے نامعلوم حصہ میں نمازیں قضا ہونے کا شبہ ہو تو کیا کرے؟ :

س…… جس شخص کو علم نہیں کہ میں نے عمر کے کس حصے میں نماز باقاعدہ پڑھنی شروع کی تھی عمر کا اندازہ نہیں تھا ویسے اپنی یادداشت میں اس نے کوئی نماز نہیں چھوڑی اگر کوئی نماز قضا ہوگئی تو دوسری نماز کے ساتھ اسے ادا کر لیا اب اسے تشویش ہے کہ شاید میری کچھ نمازیں بلوغت کے بعد رہ گئی ہیں یا نہیں تو اب اس کو اپنی تسلی کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے؟

ج…… احتیاطاً کچھ عرصہ نمازیں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ اسے اطمینان ہو جائے کہ اب کوئی نماز اس کے ذمہ نہیں ہوگی۔ لیکن اس کو چاہئے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان نمازوں کو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے۔ نیز مغرب اور وتر کی نماز کی تیسری رکعت پر قعدہ کر کے ایک رکعت اور ملا لیا کرے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸ | ۱۵ تا ۲۱ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۱ تا ۲۷ اپریل ۲۰۰۰ء | شمارہ ۴۸

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

آرشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ

فیصل عرفان

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں میں اضافہ (اداریہ) 4
- مرزا طاہر کی دو کلیں اور ہفت روزہ الفضل لندن (محمد اللہ خان) 6
- ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی (جناب ..... فریدی) 11
- مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و واقعات (قاری محمد افضل باجوہ) 13
- علم تفسیر کی ضرورت و اہمیت (جناب محمد سعید علوی) 18
- تاریخ کے جھروکوں سے (حکیم محمد سعید انجم (انجیت)) 20
- لندن کی ڈائری (حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان) 22
- اخبار ختم نبوت 25

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر — یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بحارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۲۸۷/۱ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ ، فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس
35, STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ. U.K.
PHONE: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں میں اضافہ

مسلمانوں کے لئے باعث تشویش.......... حکومت کے لمحہ فکریہ

۱۲/اکتوبر ۱۹۹۹ء کے اقدام کے بعد قادیانیوں نے اپنی اشتعال انگیز مذموم سرگرمیوں میں اضافہ کر دیا ہے جو اسلامیان پاکستان کیلئے باعث تشویش ہے۔ قادیانی وملک وملت دونوں کے غدار ہیں۔ شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے قادیانی مسئلہ کا حل تجویز کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ :

"میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریقہ کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرے' یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا اور مسلمان ان سے ویسی رواداری سے کام لے گا جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملے میں اختیار کرتا ہے۔"

قادیانیوں کے عقائد و عزائم کے باعث امت مسلمہ کی بے شمار قربانیوں کے نتیجے میں بالآخر ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مساعی جمیلہ رنگ لائی اور قادیانی پاکستان کے آئین و قوانین کے مطابق غیر مسلم ٹھہرے لیکن انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ انگریز کے خودکاشتہ پودا' مرزا غلام احمد قادیانی کی معنوی ذریت تاحال مسلمانوں کے اس متفقہ فیصلہ سے انکار کرتے ہوئے اپنی مذموم سرگرمیوں میں ہمہ تن مصروف ہے۔ نہ صرف کراچی بلکہ پاکستان کے دیگر شہروں سے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر اپنی مذموم سرگرمیوں میں مصروف ہے' اسلام کے خلاف سازشوں' امت مسلمہ کی ملی وحدت' نظریاتی یکجہتی اور سیاسی قوت کو پارہ پارہ کرنے میں اور سادہ لوح عوام کو گمراہ اور دین سے بیزار کرنے کے لئے دجل و تلبیس' جھوٹ اور دروغ گوئی' خطرناک و مذموم عزائم اور ناپاک ارادے کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ معلوم ہوتے ہیں۔ پاکستان میں آئین کی معطلی اور بیرون پاکستان عیسائیت' یہودیت اور لادینی قوتوں کی سرپرستی میں قادیانیوں نے رفاہی کاموں کی آڑ میں قادیانی سرگرمیوں کو جس طرح فروغ دیا جا رہا ہے اور ڈش انٹینا اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے قادیانیت کی تشہیر کی جا رہی ہے' اس سے ہر مسلمان مضطرب ہے۔ اگرچہ اے پی پی کے

حوالے سے روزنامہ ''خبریں'' کراچی ۵/اپریل ۲۰۰۰ء میں اسلامی نظریاتی کونسل نے غیر مبہم وضاحت کی ہے کہ اسلامی دفعات معطل نہیں ہوئیں' قادیانی غیر مسلم ہی کہلائیں گے:

''اسلامی دفعات معطل نہیں ہوئیں' قادیانی غیر مسلم ہیں(اسلامی نظریاتی کونسل)''

''آئین پاکستان میں اسلامی احکام سے متعلق دفعات بشمول (۳) ۲۶۰ بدستور مؤثر رہیں گی''

''اسلام آباد (اے پی پی) اسلامی نظریاتی کونسل نے کہا ہے کہ قادیانیوں سے متعلق اسلامی دفعات اسی طرح روبہ عمل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایسے افراد جن کا تعلق قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ یا جو اپنے آپ کو ''احمدی'' کہلاتے ہیں وہ آئین کی معطلی کے بعد بھی غیر مسلم ہیں اور عبوری آئینی حکم کے تحت بھی وہ غیر مسلم ہی ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے ترجمان نے بتایا کہ آئین میں موجود قادیانیوں سے متعلق اسلامی دفعات پر پی سی او کا کوئی اثر نہیں پڑا اور ان کی حیثیت اسی طرح برقرار ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ ۱۴/اکتوبر ۱۹۹۹ء کے عبوری آئینی حکم کے تحت آئین پاکستان کو تعطل میں نہیں ڈالا جا رہا بلکہ جتنا جلد ممکن ہو سکا آئین پاکستان کے تحت ملک کو چلایا جائے گا۔ اس طرح آئین کی دفعہ ۲۶۰ پر عبوری حکم کا کوئی اطلاق نہیں ہو گا اور قادیانی غیر مسلم ہی کہلائیں گے۔''

اگر اسلامی نظریاتی کونسل کی وضاحت سو فیصد درست ہے تو اسلامی حلقوں کی تشویش کا غیر مبہم ازالہ ہو سکتی ہے' لیکن اس کے باوجود قادیانی اشتعال انگیز سرگرمیاں بدستور جاری ہیں' نت نئے انداز میں ڈش انٹینا اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے قادیانیت کی تشہیر کے سدباب کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل کی محض غیر مبہم وضاحت کافی نہیں' یہاں تک کہ قادیانیوں کا نیٹ ورک توڑا جائے اور انہیں حساس نوعیت اور کلیدی عہدوں سے فارغ کیا جائے ان کے خلاف بھرپور کارروائی کرتے ہوئے سادہ عوام پر واضح کیا جائے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور انہیں واضح طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس پر عمل پیرا ہوا جائے۔

مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آئین یا قانون کا محتاج نہیں' اسی طرح قرارداد مقاصد اور آٹھویں ترمیم میں شامل اسلامی دفعات آئین کے وہ حصے ہیں جن پر اسلامیان پاکستان دنیا کی کسی طاقت سے کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔

مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے' اسلامی دفعات قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم یا امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو موجودہ حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔

ہم حکومت پاکستان سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو آئین کا پابند بناتے ہوئے ڈش انٹینا کے ذریعے ان کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے۔

قادیانیوں کو مساجد کی شکل میں عبادت گاہیں بنانے سے روکا جائے اور ملک میں فوری طور پر اسلامی قوانین کے عملی نفاذ کا اعلان کیا جائے۔

مرزا طاہر کی بڑکیں اور ہفت روزہ الفضل لندن

کلمۃ اللہ خان، لندن

قادیانی سالانہ جلسہ کی نرالی شان :

مرزا طاہر کہتے ہیں :

"سالانہ جلسہ ایسا جلسہ ہے' جس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں اور جب میں یہ کہتا ہوں میں خواہ مخواہ اپنی جماعت کو گویا کہ بڑھانے کے لئے اس کی تعریف کی خاطر نہیں کہہ رہا۔ بہت باریکی سے میں نے جلسے کے ہر انتظام کو اور شامل ہونے والوں کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ایسا جلسہ دنیا میں کبھی کہیں نہیں ہوتا نہ ہو سکتا ہے۔" (ہفت روزہ "الفضل" لندن ۵ / ستمبر ۱۹۹۷ء)

قادیانی بے مثالی سالانہ جلسوں میں بد اخلاقی کی انتہا :

(میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا' پلیٹیں چھین کر پھینک دی گئیں)

"یہاں (برطانیہ میں سالانہ جلسہ کے موقع پر) ایک ایسا واقعہ گزرا تھا جس کی وجہ سے میں بعض جماعتوں کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا۔ بڑی بدتمیزی سے مہمانوں کو کہا گیا کہ قبول کرتے ہو تو کرو نہیں تو جاؤ' جو مرضی ہے کرو۔ بڑی ذلیل اور کمینی حرکت تھی...... ایسا ہی ایک واقعہ جرمنی (سالانہ جلسہ) میں بھی ہوا اور ایک مہمان نواز صاحب جو غیر ملکیوں کے مہمان نواز تھے' اس کام پر مقرر تھے وہاں ایک احمدی بعض غیر احمدی لڑکوں کو بلا کر لایا تھا اور ان کے اصرار کے باوجود کہ انہیں کوئی ضرورت تھی وہ ان کو زبردستی اس مہمان خانہ میں لے گیا جو غیر ملکیوں کے لئے تھا...... ان صاحب نے جو منتظم تھے انہوں نے اپنا فرض یہ سمجھا کہ جا کر ان کھانا کھاتے ہوؤں کی پلیٹیں چھین کر پھینک دیں اور واپس جا کر انہوں (غیر احمدیوں) نے مجھے یہ خط لکھا' انہوں نے کہا ہم تو آپ کی جماعت کو کچھ اور سمجھ کے آئے تھے یہ تو کچھ اور نکلی ہے۔ میں تو یقین نہیں کر سکا میں نے کہا یہ ہو ہی نہیں سکتا ضرور انہوں نے کوئی زیادتی کی ہے' اور ایسا واقعہ ممکن نہیں لیکن تحقیق بھی کروائی اور پتہ لگا واقعۃً بعینہٖ یہی ہوا۔" (مرزا طاہر احمد کا خطبہ مندرجہ اخبار ہفت روزہ "الفضل" لندن حوالہ بالا ص ۷)

پاکستانی تعلیم یافتہ مسلمان بھی مجرم معاشرے کا حصہ ہیں' مرزا طاہر کی بڑ :

۱۴ / اگست ۱۹۹۷ء کو مرزا طاہر نے اپنی "مجلس عرفان" میں چند سوالات کے جوابات دیے ان میں ایک سوال تھا : "پاکستان کا وہ غیر احمدی تعلیم یافتہ طبقہ (مسلمان) جو احمدیوں کو دکھ تو نہیں دیتا لیکن ان کی مظلومیت کے خلاف آواز بھی بلند نہیں کرتا کیا ایسے لوگ بھی مباہلے کی زد میں آتے ہیں ؟"

مرزا طاہر نے کہا : سب ہی اسی زد میں آ گئے ہیں...... یہ لوگ بھی مجرم معاشرے کا حصہ ہیں۔" (ہفت روزہ "الفضل" لندن ۵ / ستمبر ۱۹۹۷ء)

قادیانیوں کو مسلمانوں پر غلبہ نصیب ہوگا' مرزا طاہر کی بڑ

"بالآخر یہ مقدر ہے کہ جس طرح عیسائیوں کو یہودیوں پر غلبہ نصیب ہوا' اسی طرح احمدیوں کو مسلمانوں پر غلبہ نصیب ہوگا...... اس صدی کے اندر اندر انشاء اللہ غلبہ نصیب ہوگا' (صدی گزرنے والی ہے مگر غلبہ نصیب نہ ہوا اور نہ انشاء اللہ ہوگا...... ناقل)۔" (ہفت روزہ "الفضل" لندن ۱۵ / اگست صفحہ ۲' ۱۹۹۷ء)

جھوٹ کی بنیاد پر بیعتیں اور جماعتیں :

"مثلاً ایک آدمی (مسلمان) کو یہ کہا گیا کیوں جی ہم (قادیانی لوگ) اچھی باتیں کہہ رہے ہیں نا' جماعت احمدیہ ٹھیک ہے نا' وہ کہتے ہیں ہاں جی بالکل ٹھیک ہے اچھا بھائی تمہارا نام (بیعت میں) لکھ لیتے ہیں اور اس بچارے کو کچھ پتہ نہیں کہ کس چیز میں نام لکھا گیا ہے' اس نے تائید تو صرف اس بات کی کی ہے آپ اچھے لوگ ہیں۔"

"بعض ایسے اتنا میں نے دیکھے ہیں جو بڑی جماعتوں پر آئے ہیں جو نئی بنائی ہوئی جماعتیں تھیں وہاں مربیاں نے ان کو ہرگز نہیں بتایا کہ ہمارے متعلق دنیا کیا کہہ رہی ہے؟ اور چونکہ ان کے کردار اچھے تھے ان کے عمل اچھے تھے وہ (قادیانی) دیکھنے میں پکے مسلمان دکھائی دیتے تھے تو دیکھنے والوں (مسلمانوں) نے کہا تم بہت اچھے لوگ ہو' ہم تمہارے ساتھ ہیں ان کی بیعتیں کروالی گئیں...... اب ایسی جماعتوں کا کیا فائدہ جو جھوٹ سے بنائی جائیں۔" (خطبہ جمعہ مرزا طاہر احمد مندرجہ اخبار ہفت روزہ "الفضل" لندن جلد ۴ شمارہ ۳۲ ص ۹ مورخہ ۵/ اگست ۱۹۹۷ء)

مخفی جھوٹ کی بنیاد پر بیعتیں:

"آسان مزے کے کاموں میں ایک یہ بات بھی داخل ہے کہ (مسلمان سے بیعت لینے کے لئے) ان کو یہ بتایا جاتا ہے کہ ہم تمہارے لئے مسجدیں تعمیر کریں گے' تمہارے لئے مشن ہاؤس بنائیں گے' تمہاری یہ خدمت کریں گے وہ خدمت کریں گے اور اس کے علاوہ ہسپتال بنائیں گے اور پھر اسکول جاری کریں گے' تو یہ ساری باتیں وہ ہیں جو اپنی ذات میں جھوٹ نہیں ہیں' مگر ان میں ایک مخفی جھوٹ ہے...... پس وہ (مربی) اس لحاظ سے جھوٹ سے کام لے رہا ہے کہ اس نے اس ذریعے کو استعمال کیا ہے۔" (حوالہ بالا)

(یہ ان کی بیعت کی حقیقتیں ہیں جو ہر سال سالانہ جلسہ کے موقع پر دگنی کر دی جاتی ہیں...... ناقل)

قادیانی جھوٹ کی بنیاد پر اسائلم (مرزا طاہر کا واویلا)

دوسری طرف شیطان کا پیغام ہے وہ بھی ایک انداز اپنے اندر رکھتا ہے اس کا انداز بھی جھوٹا اس کی عبارت بھی جھوٹی وہ (شیطان) یہ کہے گا کہ دیکھو اگر تم نے میری بات نہ مانی تو اپنی دنیا اپنے ہاتھوں سے گنوا بیٹھو گے اور یہ مضمون جو ہے کینیڈا میں اس لحاظ سے دیکھا جا سکتا ہے کہ بہت سے امیگرنٹ میں بہت سے ایسے دوست ہیں جو پاکستان سے بعض دفعہ حقیقی مظالم سے تنگ آکر بعض دفعہ اسی خوف سے تنگ آکر کہ یہ حقیقی مظالم ہمارے سر پر لٹکے ہوئے تو ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو محض اقتصادی خرابی کے پیش نظر اس غربت سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ "رزق پیش نظر ہو اور جھوٹ بولو۔" اب وہاں پہنچ کر آپ دیکھیں کتنے ہیں...... جو شیطان کی آواز سنتے ہیں خدا کی آواز نہیں سنتے...... جس نے اللہ سے یہ وعدہ کیا ہو اس کو اگر کینیڈا کی امیگریشن جھوٹ کے بغیر نہ مل رہی ہو وہ سب خدا سے کئے ہوئے وعدوں کو چھوڑ کر پیٹھ کے پیچھے پھینک کر یہ فیصلہ کرے کہ میں نے یہاں رہنا ہی ہے تو آپ بتلائیں کہ یہ جھوٹ اس پر کیا اثر دکھائے گا...... یہ وہ جھوٹ ہے جو پیچھا چھوڑنے والا نہیں' جھوٹ کے نتیجے میں جتنا فائدہ لمبا ہو گا اتنا ہی آپ کی ساری زندگی آپ پر لعنتیں ڈالے گی۔

آپ نے اگر کینیڈا کی جماعت میں نئی زندگی پیدا کرنی ہے تو ان شیطانی زہروں سے بچیں جو زندگی کے دشمن ہیں۔ (ہفت روزہ "الفضل" لندن صفحہ ۷' ۱۵/ اگست ۱۹۹۷ء)

قادیانیوں کی دھوکہ بازی' مرزا طاہر کی زبانی:

بعض (قادیانی) لوگ کاغذات کی تیاری کرتے ہیں لوگوں کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہیں' ان سے سرٹیفکیٹ لیتے ہیں اور ان کا سب کچھ گھر کا بیچ بھی دیا جائے تو اگر ان کو دس ہزار ڈالر سے زیادہ نہیں مل سکتا' تو کاغذات میں وہ اتنی قیمت مقرر کر لیتے ہیں اور بینک کے مینیجر سے اتنی دوستیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہیں جی ان کی ایک لاکھ کی جائیداد بینک کے نام ہو گئی اور جو کچھ بھی ان کا حق تھا اس سے نوے فیصد زیادہ وصول کر لیا...... (پھر یہ قادیانی لوگ) لوگوں سے قرضے مانگتے ہیں کہ ہم بہت مضبوط ہیں ہم آپ کے قرضے واپس کر دیں گے اور ان قرضوں میں آپ کا حصہ بھی ڈالیں گے...... بہت جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں یا کم سے کم اکثر جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں گھر گھر میں فساد اور جماعت میں اختلافات۔"

(مرزا طاہر کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۵/ اگست ۱۹۹۷ء)

پولیٹیکل اسائلم قادیانیوں کی

بداخلاقی جماعت کے منہ پر تھپڑ' مرزا طاہر کے خطبے سے ایک اقتباس :

"بات یہ ہے کہ اس سے پہلے انگلستان کی حکومت' جماعت احمدیہ کو ہزاروں ویزے اس غرض سے دیا کرتی تھی کہ جلسہ پر آئیں شوق سے اپنے مذہبی تہوار میں حصہ لیں اور واپس چلے جائیں لیکن دن بدن اس میں سختی ہوتی شروع ہوئی کیونکہ بہت سے ایسے جنہوں نے ایمبیسی میں جاکر یہ عہد کیا کہ ہم محض جلسے کی خاطر جارہے ہیں اور واپس آئیں گے اس عہد کو توڑا اور یہاں آکر یہاں کی سہولتیں لینے کی خاطر وہ یہیں ٹھہر گئے شروع میں انگلستان کی حکومت نے ہاتھ ذرا آہستہ سخت کیا ہے' پہلے ہزاروں کو' اجازت دیا کرتے تھے پھر سینکڑوں کو دینے لگے یہاں تک کہ پھر سینکڑوں کو اجازت دیتے وقت بھی وہ تردد میں ہوجاتے تھے' نظام جماعت کی طرف سے جو تصدیق کی جاتی تھی اس کو بھی انہوں نے نظر انداز کردیا' یہاں تک کہ نظام جماعت کی طرف سے جماعت کے نمائندوں کی جو تصدیق کی جاتی تھی' اس کو بھی نظر انداز کرنے لگے اور یہ جماعت کے منہ پر ایک قسم کا تھپڑ تھا کہ تم دنیا میں دینی اخلاق اور دینی اقدار کی حفاظت کرنے والے لوگ ہو یہ تمہارا حال ہے کہ جلسہ پر آنے کے لئے جلسے کو اسائلم کے لئے یعنی یہاں پناہ ڈھونڈنے کے لئے ایک بہانہ بنالیا...... جو بد اثر پیدا کردیا گیا ہے وہ بہت ہی خطرناک ہے جو ابھی تک چل رہا ہے یہاں تک کہ ایمبیسی والے جماعت کے بعض بزرگوں کے منہ پر یہ بات مارتے رہے اور دیکھتے ہوئے بھی کہ یہ لوگ وہ نہیں' یہ چہرے وہ نہیں ہیں جو اس قسم کی حرکتیں کریں' پھر بھی ان کی بے عزتی کرتے رہے۔"(خطبہ جمعہ مرزا طاہر احمد ۱۸/جولائی ۱۹۹۷ء مندرجہ ہفت روزہ "الفضل" جلد ۴ شمارہ ۳۶ ص ۵/۵ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۹۷ء)

مرزائی...... گندی مچھلی :

"پس اس دفعہ خصوصیت کے ساتھ ہمارا رابطہ متعلقہ محکموں سے ہوا ہے' ان سے ہم نے دوبارہ درخواست کی ہے کہ ازسرنو اس پر غور کریں اور دوبارہ انہوں نے کچھ سہولتیں دینی شروع کی ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ کوئی ایک بھی گندی مچھلی اس صاف ماحول کو دوبارہ گندہ نہیں کرے گی۔"(مرزا طاہر خطبہ جمعہ حوالہ بالا)

مدیر الفضل اداریہ میں لکھتے ہیں :

"اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حکم و عدل بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ آسمان سے نبوت کا فیض جاری فرمایا مگر آپ لوگ اس آسمانی نعمت کو جھٹلانے پر مصر ہیں' اس لئے نہ آپ (مسلمان) کو سچا اور حقیقی اتحاد نصیب ہوسکتا ہے اور نہ آپ کا پیش کردہ اسلام دنیا پر غالب آسکتا ہے۔"(الفضل لندن ۲۹ جولائی ۱۹۹۴ء ص ۲)

تبصرہ : جس طرح مرزا غلام احمد سے پیشتر آنے والے جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے پیروکاروں کا کوئی نام و نشان باقی نہیں رہا' اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا نام و نشان مٹ کر رہے گا۔

ہفت روزہ الفضل جلد نمبر ۱' شمارہ ۲۷' ۸/جولائی ۱۹۹۹ء اداریہ کے صفحہ پر ایک قادیانی شاعر کی نظم شائع ہوئی جو ربوہ کے حق میں ہے "ربوہ اور آغا شورش مرحوم کا کلام" آغا شورش کاشمیریؒ کی ایک نظم مطبوعہ چٹان ۲۳/جولائی ۱۹۷۳ء جس میں انہوں نے کہا تھا۔

ربوہ مٹے گا قہر الٰہی سے بالضرور
تاخیر ہوگئی ہے خدا کے عذاب میں

جس میں اس نے مرزائی شہر ربوہ کی تعریف میں آسمان و زمین کے قلابے ملائے ہیں' اس پر اس شاعر نے اپنی نظم میں لکھا تھا اس کا ایک مصرعہ ہے۔

ربوہ ہے وہ چٹان جو ٹکرایا مٹ گیا
مگر جب سے ربوہ کا نام چناب نگر ہوگیا ہے'

یہ اس شاعر ظفرو کے منہ پر زوردار چھتر ہے حق تعالیٰ شانہ کی شان جلالی کو دیکھئے کہ اس نے کس طرح آغا شورش کاشمیریؒ کے کلام کو سچا کردیا کہ آج ربوہ کا نام کہیں بھی لکھا ہوا نظر نہیں آتا نہ سرکاری کاغذات میں اور نہ ہی اسٹیشن پر......!

قادیانی جماعت کی اندرونی لڑائی کی حالت'

(قادیانی) خبیث' گندے اور بدبخت ہیں ان میں لمبا فساد ہے' مرزا طاہر کا بیان :

مرزا طاہر احمد خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں :

"ابھی ابھی ایسی (قادیانی) جماعتوں کے متعلق شکایتیں ملتی رہتی ہیں اور عجیب بات ہے کہ دونوں طرف کے لوگ نہایت متقی بن کر مجھے خط

لکھتے ہیں ابھی جرمنی کی بعض جماعتوں کے متعلق میر صاحب بے چاروں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح اصلاح ہو جائے لیکن وہ باز ہی نہیں آتے' کچھ سفلہ مزاج لوگ ایسے ہیں جو بیچ میں بیٹھے ہوئے ابھارتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف الزامات پر ایک خط لکھتا ہے ایسا متقی ان کے لکھتا ہے کہ انسان کہتا ہے یہ تو بڑا امام بننے والا ہے کہتا ہے دیکھو میرا دل کتنا صاف ہے سامنے ایسے خبیث لوگ ہیں ایسے گندے لوگ ہیں کہ وہ مجھ سے لڑنے سے باز ہی نہیں آرہے' اور جواب میں دوسرا لکھتا ہے کہتا ہے دیکھیں ہم نے امیر صاحب کی ہر بات تسلیم کرلی ہر اچھی بات کا اثبات میں جواب دیا' مگر یہ بدبخت جو ہیں ٹھیک ہونے والے نہیں ہیں' جب تک ان کو اٹھا کر باہر نہ نکال دیا جائے...... دونوں کے دلوں میں بدبختی ہے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اس طرح صرف ایک کا قصور ہو اور اتنا لمبا عرصہ فساد چل جائے۔" (بیان خطبہ جمعہ مرزا طاہر احمد مندرجہ قادیانی ہفت روزہ "الفضل" لندن جلد ۱' شمارہ ۱۵ صفحہ ۶' مورخہ ۱۵ /اپریل ۱۹۹۴ء)

شرعی عدالت پر مسلمانان پاکستان اور علماً کی توہین :

مرزا طاہر قادیانی اپنے بیان میں کہتے ہیں :

"اور شرعی عدالت میں مقدمے کے لئے کیوں نہیں جاتے وہ عدالت مردار کی طرح کیوں بیٹھی ہوئی ہے...... جس قوم (مسلمانان پاکستان) کا یہ حال ہو گیا ہو ایسی جرائم پیشہ قوم ان کی اندرونی نفسیاتی بیماری یہ ہے یہ (مسلمان) سمجھتے ہیں کہ اگر توہین رسالت کے نام پر جس طرح مولوی کہتا ہے آنکھیں بند کر کے ایک جھوٹی غیرت دکھا دو گے تو سارے گناہ بخشے جائیں گے۔ اتنی تیز سی سوچیں ہیں کہ تیز سی سوچیں اور تیز ھے تصورات ساری قوم کی بدکرداریاں ان گئی ہیں اور یہ بدبخت ملاں اس کا ذمہ دار ہے' جس نے ساری قوم کو پاگل بنا رکھا ہے۔" (ہفت روزہ "الفضل" لندن ۲۶ /اگست جلد ۱' شمارہ : ۳۴ صفحہ : ۱۰ /۱۹۹۴ء)

اسلام اور پیغمبر اسلام کی توہین :

"اسلام کا وہ حسین چہرہ جو اصلی اور حقیقی ہے وہ مرزا غلام احمد کے ذریعہ دوبارہ ہم سب پر روشن ہوا...... (یہ) وہی چہرہ ہے جو تمام دنیا کے دل جیتنے والا' ان کی روحیں جیتنے والا اور ان کے دماغ جیتنے والا ہے اور وہ سارے چہرے جو اس کے مقابل پر اسلام کو واندار پیش کر رہے ہیں' ان کے مقدر میں فنا ہونا ہے وہ چہرے ماؤفی چہرے ہیں...... پس آسمان پر یہ تقدیر طے شدہ ہے اور کوئی اس کو بدل نہیں سکتا کہ محمد رسول اللہ کا وہی چہرہ دنیا پر روشن ہوگا جو آپ کا حقیقی اور اصلی چہرہ ہے اور آج خدام احمدیت (قادیانیت) کو یہ توفیق مل رہی ہے اور ہمیشہ ملتی چلی جائے گی کہ اس نور کو جو اللہ کا نور تھا اس کی اصلی صورت میں ساری دنیا کے سامنے پیش کریں۔" (مرزا طاہر کا بیان : ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن جلد ۱ شمارہ : ۳۲' ص : ۱۹' ۱۲/ اگست ۱۹۹۴ء)

مرزا طاہر کی بڑکیں :

"اب وہ دور آگیا ہے جبکہ بڑی قوت کے ساتھ دنیا احمدیت (قادیانیت) کی طرف کھینچی جانے والی ہے' خدا گواہ ہے اور آسمان گواہ ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں' آنے والے دن بتائیں گے کہ ایسا ہی ہوگا۔" (الفضل انٹرنیشنل لندن جلد ۱' شمارہ : ۴۴' ص : ۱۳' ۴/ نومبر ۱۹۹۴ء)

اسلام کی توہین :

"وہ اسلام کا غلبہ جو محض نظریاتی غلبہ ہو جو کوئی اخلاقی انقلاب برپا نہ کر سکے جو کوئی روحانی تبدیلی پیدا نہ کر سکے وہ بالکل بے معنی اور بے حقیقت ہے۔" (الفضل لندن ص : ۶' ۲۵ نومبر تا یکم دسمبر ۱۹۹۴ء)

مرزا طاہر کی بڑ :

"اٹھو اور آگے بڑھو اور غالب آؤ اور ان پر فتح حاصل کرو اور ان کی اکثریتوں کو اقلیتوں میں تبدیل کردو تمہیں اسی لئے بنایا گیا ہے۔" (الفضل لندن ص : ۹' ۲۱ تا ۱۲۷ اکتوبر ۱۹۹۴ء)

قادیانی ٹی وی کی کارکردگی :

"پھر جتنے (ٹی وی قادیانی پروگرام) بنتے ہیں ان کو از سر نو دیکھنا پڑتا ہے ان کا ابتدائی ڈھانچہ بعض دفعہ مجھے خود دیکھ کر اس کی منظوری دینی پڑتی ہے' ورنہ کئی غلطیاں بیچ میں داخل ہو جاتی ہیں اور جماعت احمدیہ کا وقار مجروح ہونے لگتا ہے' کئی دفعہ غلطی سے ایسی باتیں ہو جاتی ہیں اس پر شکوے موصول ہوتے ہیں۔"

یہ قادیانی ٹی وی کا حال ہے جس کا پوری دنیا میں انہوں نے شور مچا رکھا ہے' مرزا طاہر نے خود ہی اس کا پول کھول دیا ہے۔

تمہاری اکثریتیں اقلیتوں میں تبدیل کردی جائیں گی' مرزا طاہر کی بڑ:

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اے دنیا والو! کہ یہی (قادیانی) ہیں جو غالب آنے والے ہیں' وہ دن دور نہیں کہ یہ اقلیتیں اکثریتوں میں تبدیل کردی جائیں گی' اور تمہاری اکثریتیں معمولی اقلیتوں میں تبدیل کردی جائیں گی یہ دور شروع ہوچکا ہے۔" (الفضل ص ۱۵' ۱۳/جنوری ۱۹۹۵ء)

مرزا قادیانی کا اسہال میں وصال' مرزا طاہر کا اقرار:

"مرزا (قادیانی) کا...... اس طرح پر ہوا کہ اسہال کی تکلیف تھی بے ہوشی طاری ہوجاتی تھی۔" (الفضل ص: ۷' ۴ تا ۱۰ نومبر ۱۹۹۴ء)

"اب وہ دور آگیا ہے جبکہ بڑی قوت کے ساتھ دنیا احمدیت کی طرف کھینچی جانے والی ہے..... پس آنے والے اگلے سو سال بھی اس بات کو یاد رکھیں گے اور اس آنے والے بھی یاد رکھیں گے کہ یہ وہ دور ہیں جن میں جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کرلی ہے۔" (حوالہ بالا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

"اس بے چارے (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام..... ناقل) نے دوہزار سال قید تنہائی کاٹی ہے' (معاذاللہ..... ناقل)۔" (الفضل لندن ص: ۹' ۲۶/اگست ۱۹۹۴ء)

شکاری اور شکار...... مسلمان ہوشیار!

مرزا طاہر کہتے ہیں:

"(قادیانیت کی) تبلیغ میں یہ گر بہت ہی اہمیت رکھتا ہے' ایک آدمی کے پیچھے پڑ جائیں اس طرح کہ وقت اور موقع محل دیکھ کر اس سے بات کیا کریں اور ہر روز ایک ہی رٹ نہ لگائے رکھیں کہ وہ اکتا کر آپ سے دور ہٹ جائے...... مقصود یہ ہے کہ تمہارا شکار حاصل ہوجائے' اس کے لئے لاکھ داؤ پیچ کرنے پڑتے ہیں شکاری جانتے ہیں کہ کس طرح شکار کو پھنسانے کے لئے وہ ترکیبیں کرتے ہیں..... پس اس شکار میں بہت حکمت سے کام لیں۔" (الفضل لندن جلد: ۷' شمارہ: ۸' ص: ۷' ۲۵/فروری ۲۰۰۰ء)

مرزا طاہر مسلمانوں کو شکار کرنے (یعنی مرتد بنانے کے لئے) اپنے قادیانیوں کو طرح طرح سے گر سکھارہے ہیں' ایک گر یہ بتایا ہے کہ مسلمانوں کے پیچھے پڑجائیں' مسلمانوں کو ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

اسرائیلی ٹیم' قادیانی اسرائیلی تعلقات:

۲۵/مئی ۱۹۹۴ء کو ناصر باغ جرمنی میں مختلف ٹورنامنٹ ہوئے ہفت روزہ الفضل کی خبر کے مطابق دنیا بھر کے کئی ملکوں کی مختلف قادیانی ٹیمیں شریک ہوئیں۔ قادیانی ہفت روزہ رقمطراز ہے:

"جرمنی کے علاوہ برطانیہ' کینیڈا' امریکہ' فرانس' سوئٹزرلینڈ' ہالینڈ' بیلجیم' ناروے اور کبابیر سے بھی خدام کے وفود خصوصی طور پر اجتماع میں شامل ہوئے..... (مرزا طاہر احمد) نے کبابیر اور فرینکفرٹ سی کے درمیان کھیلے جانے والے فٹ بال کے نمائشی میچ کا ایک حصہ دیکھا..... فٹ بال اور باسکٹ بال کے فائنل مقابلے میں کبابیر کی ٹیم اول رہی۔" (الفضل لندن جلد: ۱' شمارہ: ۲۴' ص: ۱۵' ۱۷/جون ۱۹۹۴ء)

اس خبر میں نو ملکوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ کبابیر کا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ دسواں کونسا ملک ہے کھود کرید کے بعد معلوم ہوا کہ یہ کسی ملک کا نام نہیں ہے بلکہ حیفا جو اسرائیل کا ایک شہر ہے اس کے ایک محلے کا نام ہے جس میں قادیانی کثیر تعداد میں آباد ہیں' قادیانی آرگن نے مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچنے کے لئے جان بوجھ کر اسرائیلی قادیانی ٹیم کا ذکر نہیں کیا ورنہ دراصل دسویں ٹیم اسرائیلی ٹیم ہے جس کو چھپانے کے لئے کبابیر کا نام لکھ دیا گیا۔

دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

کبابیر (اسرائیل) کے خدام:

۲۷/جولائی ۱۹۹۷ء کو شام چار بجے برطانیہ کے ۳۲ ویں سالانہ جلسہ کے افتتاحی اجلاس کے لئے..... تشریف لائے۔ مولوی قائم دین کا عربی قصیدہ جسے کبابیر کے خدام نے خوش الحانی سے پڑھا۔ (الفضل جلد: ۴' شمارہ: ۲۵'

باقی صفحہ ۱۲ پر

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی

جواب آن غزل جناب یوسف حسین شیرازی

میرے سامنے روزنامہ "نوائے وقت" کراچی ۱۱/مارچ ۲۰۰۰ء موجود ہے' اس میں کالم نگار یوسف حسن شیرازی کا کالم المیہ اور جشن دوہزار ایک کی آخری قسط لکھا ہوا ہے' جناب شیرازی صاحب نے ملک کی صورت حال بہتر بنانے کے لئے بہت ساری تجاویزات لکھیں' مجھے ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور اسی کالم میں جناب شیرازی صاحب نے لکھا کہ:

"ہمارے ملک کے بہت باصلاحیت لوگ جو ہیں پاکستانی لیکن ان کی صلاحیتیں اپنے ملک کی بجائے دوسرے ممالک میں صرف ہورہی ہیں۔"

بالکل ایسا ہی ہے' میں اس پر شیرازی صاحب کی تائید کرتا ہوں اور اسی ضمن میں جناب موصوف نے ملک کے سائنس دانوں کا بھی تذکرہ کیا کہ ان کو ملک کی خدمت کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا' اس میں ایک نام شیرازی صاحب نے پیش کیا اور وہ ہیں "ڈاکٹر عبدالسلام" ان کے بارے میں لکھا کہ:

"وہ پاکستان میں پیدا ہوئے اور ملک ہی میں تعلیم وتربیت پائی لیکن انہوں نے پوری زندگی بیرون ممالک گزار دی پھر دفن پاکستان ہوئے۔"

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے جناب شیرازی صاحب کا ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں مطالعہ صفر ہے۔ میں شیرازی صاحب سے گزارش کرتا ہوں اس مضمون سے قبل آپ جناب زاہد ملک کی کتاب "اسلامی بم" کا مطالعہ کرلیتے۔

قارئین جناب شیرازی صاحب اور دیگر حضرات اہل علم سے گزارش یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام ہمارے ملک میں نوکری کرتا رہا اور جناب ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار تک ملک میں تھا' یہ موصوف ۱۹۷۴ء میں ملک چھوڑ کر

مراسلہ ابن فریدی کے قلم سے

چلے گئے تھے' وہ اس لئے کہ موصوف ڈاکٹر کا تعلق مسلمانوں سے نہیں بلکہ ایک جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت سے تھا۔ ۱۹۷۴ء کو قادیانی جماعت کے افراد نے چناب نگر سابقہ (ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلبا' جو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے تھے' ان پر ختم نبوت کا نام لینے اور قادیانیت کا غلط مواد نہ لینے پر بری طرح تشدد کیا' اس کے جواب میں پورے ملک میں قادیانیوں کے خلاف تحریک چلی اور یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے فورم پر بھی آیا۔ ۱۳ دن کی بحث ہوئی جس میں اس وقت قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد قادیانی پر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے جرح کی اور اس پر قومی اسمبلی نے ان کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا' اس وجہ سے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی ملک پاکستان چھوڑ گیا اور احتجاجاً لندن چلا گیا' اس کے بعد جناب بھٹو صاحب نے ایک سائنسی کانفرنس کرائی تھی اس کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کو شرکت کے لئے دعوت نامہ بھی ارسال کیا جب یہ دعوت نامہ ڈاکٹر عبدالسلام کو ملا تو اس نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ذریعہ اس دعوت نامہ کو واپس کردیا:

"میں اس لعنتی ملک میں قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔"

یہ ہیں وہ الفاظ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے جو ملک پاکستان کو ایک لعنتی ملک کہہ رہا ہے اور اس واقعہ کو جناب شورش کاشمیری کے رسالہ "چٹان" نے اور جناب محمد متین خالد نے اپنی کتاب "غدار پاکستان" ص ۵۵ پر درج کئے ہیں۔

اب ایک دوسرا واقعہ جس کو جناب زاہد ملک نے اپنی کتاب میں نیاز اے نائک سیکریٹری وزارت خارجہ نے اس وقت وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب علی خان کی زبانی ان الفاظ میں سنایا:

اپنے ایک امریکی دورے کے دوران گفتگو امریکیوں نے حسب معمول پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا ذکر شروع کردیا اور دھمکی دی کہ اگر پاکستان نے اس حوالہ سے اپنی پیش رفت فراہم نہ کی تو امریکی انتظامیہ کے لئے پاکستان کی امداد جاری رکھنا مشکل ہوجائے گا' ایک سینئر یہودی افسر نے کہا:

"نہ صرف یہ بلکہ پاکستان کو اس کے سنگین نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنا

چاہئے۔"

جب ان کی گرم سرد باتیں اور دھمکیاں سننے کے بعد میں نے کہا آپ کا یہ تاثر غلط ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کے حصول کے علاوہ کسی اور قسم کے ایٹمی پروگرام میں دلچسپی رکھتا ہے' تو سی آئی اے کے ایک افسر نے جو اسی اجلاس میں موجود تھا کہا:

"آپ ہمارے دعویٰ کو نہیں جھٹلا سکتے' ہمارے پاس آپ کے ایٹمی پروگرام کی تمام تر تفصیلات موجود ہیں' بلکہ آپ کے اسلامی بم کا ماڈل بھی ہمارے پاس موجود ہے یہ کہہ کر سی آئی اے کے افسر نے قدر غصے بلکہ ناقابل برداشت بدتمیزی کے انداز میں کہا کہ آیئے میرے ساتھ بازو والے کمرہ میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کا اسلامی بم کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ اٹھا دوسرے امریکی افسر بھی اٹھ بیٹھے میں بھی اٹھا ہم سب اس کے پیچھے پیچھے کمرہ سے باہر نکل آئے اور میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا کہ سی آئی اے کا یہ افسر ہمیں دوسرے کمرہ میں کیوں لے کر جارہا ہے اور وہاں جاکر یہ کیا کرنے والا ہے؟ اتنے میں ہم سب ایک ملحقہ کمرے میں داخل ہوگئے۔ سی آئی اے کا افسر تیزی سے قدم اٹھا رہا تھا' ہم اس کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے کمرہ کے آخر میں جاکر اس نے بڑے غصے کے عالم میں اپنے ہاتھ سے ایک پردہ کو سرکایا تو سامنے میز پر کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل رکھا ہوا تھا' اس کے ساتھ دوسری طرف ایک اسٹینڈ پر فٹ بال نما کوئی گول سی چیز رکھی ہوئی تھی' سی آئی اے کے افسر نے کہا یہ آپ کا اسلامی بم اب بولو تم کیا کہتے ہو؟ کیا تم اب بھی اسلامی بم کی موجودگی کا انکار کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں فنی اور تکنیکی امور سے نابلد ہوں' میں یہ بتانے یا پہچان کرنے سے قاصر ہوں کہ یہ فٹ بال قسم کا گولہ کیا چیز ہے' اور یہ کس چیز کا ماڈل ہے' لیکن آپ لوگ بضد ہیں کہ یہ اسلامی بم ہے تو ہوگا' میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ سی آئی اے کے افسر نے کہا کہ آپ کوئی تردید نہیں کرسکتے کیونکہ ہمارے پاس ناقابل تردید ثبوت موجود ہیں' آج کی میٹنگ ختم کی جاتی ہے یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا ہم اس کے پیچھے پیچھے کمرے سے باہر نکل گئے میرا سر چکرا رہا تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

جب ہم کاؤنٹر سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے تو میں نے غیر ارادی طور پر پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام (قادیانی) ایک دوسرے کمرہ سے نکل کر اس کمرے میں داخل ہو رہے تھے' جس میں بقول سی آئی اے کے اس کے اسلامی بم کا ماڈل پڑا ہوا تھا' میں نے دل میں کہا کہ اچھا تو یہ بات ہے۔" (غدار پاکستان ص ۷۴'۷۵)

جناب شیرازی صاحب اور قارئین یہ ہیں ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی جس کی اصلیت سے آگاہ کرنا بہت ضروری تھا کیونکہ بقول علامہ اقبالؒ:

"قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔"

بقیہ: مرزا طاہر کی بڑکیں

ص: ۱' مورخہ ۲۹/اگست ۱۹۹۷ء)

عرب دنیا کا سب سے بڑا وفد' اسرائیلی وفد:

"(مرزا طاہر احمد کے لندن آنے کے بعد) پہلا جلسہ سالانہ اپریل ۱۹۸۵ء میں ٹلفورڈ میں منعقد ہوا' اس جلسہ میں عرب دنیا کا سب سے بڑا وفد جس نے جلسہ میں شرکت کی کبابیر کا وفد تھا۔ مرزا جماعت برطانیہ کے اکتیسویں سالانہ جلسہ سے اسرائیل سے آئے ہوئے عبداللہ اسعد عودہ کا خطاب ہے۔" (الفضل جلد: ۴' شمارہ: ۳۵' ص ۱۲' ۲۹/اگست ۱۹۹۷ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف خبث باطن کا اظہار:

مرزائیوں کے دوست محمد شاہد نے علماً کرام کی مشہور جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت کے حقیقی خدوخال کے عنوان سے الفضل لندن ۹ اگست ۱۹۹۶ء کے شمارہ میں ایک مضمون گھسیٹا ہے' اس میں جماعت کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار اس طرح کیا ہے:

"اس (اینٹی قادیانی) آرڈی نینس کے نفاذ سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو خدا کی مقدس جماعت کے ہر فرد پر ہاتھ ڈالنے کا "قانونی جواز" حاصل ہو گیا ہے اور دوبارہ سال سے عملاً بھارت کے راشٹریہ سیوک سنگھ پارٹی کا پاکستانی ایڈیشن بن گئی ہے۔" (صفحہ ۴)

گزشتہ سے پیوستہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی

مجھ پر کثرت وحی اور کثرت امور غیب :

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۵۸)

قادیان اللہ کے رسول کی تخت گاہ ہے :

"خدا نے چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے۔" (نعوذباللہ) (مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۷ مراقع البلاء ص ۱۰)

جو مجھے نبی نہ مانے وہ شیطان ہے :

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں نہیں مانتے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷)

اللہ نے میرا نام نبی رکھا :

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

سچا

قاری محمد افضل باجوہ

خدا کون ؟

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱ مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۷)

قارئین کرام! اس عبارت کو بار بار پڑھئے اور واحد خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر فیصلہ خود ہی فرمایئے کہ اس عبارت کی روشنی میں جو کہ یقیناً مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا قول ہے کہ کیا مرزا صاحب کا "آپ اور ہم سب کے رب" کے تنہا و سچا ہونے پر یقین ہے؟ زیادہ نہیں کم از کم مرزا صاحب کے اسی قول کو ہی بغور بار بار پڑھیں اور قلبی و ایمانی بصیرت سے سوچیں اور دیکھیں کہ بھلا کتنا ہی عابد و زاہد، غازی و سخی، عبادت گزار و وفا شعار بھولا بھالا درویش انسان ہو اگر اس کا عقیدہ یہی ہے کہ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا بھلا وہ خود مسلمان رہ سکتا ہے؟ نص قطعی کی روشنی میں ختم نبوت کا منکر کافر ہے، آنجناب ختم نبوت کو قانون قدرت ماننے سے انکاری اور پھر اس خدا کی توحید کا ہی منکر ہو گیا ہے جس نے ختم نبوت کو اپنا قانون قرار دیا ہے۔ مذکورہ بالا و مندرجہ ذیل عبارات کو بھی بغور پڑھنے سے قادیانیوں و قادیانی نوازوں کی حقیقت حال آپ پر واضح ہو جائے گی۔

رسول اور رسل اور نبی میں ہوں :

"حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور رسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ ہزارہا دفعہ۔" (براہین احمدیہ ص ۳۹۸ ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ اس جیسی عبارات، اربعین ص ۴۰۲ نزول المسیح ص ۹۹، حقیقۃ الوحی ص ۱۰۲ تا ۱۰۷ انجام آتھم ص ۱۶۲ ریویو آف ریلیجنز ص ۴۷)

مجھ پر تئیس برس تک متواتر وحی اترتی رہی :

"میں خدا کی تئیس برس کی متواتر وحی کو کیسے رد کر سکتا ہوں میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔" (نعوذباللہ)

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰تا۲۱۱وانجام آتھم ص ۶۲)

میری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے :

"اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ میری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے: ﴿ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ﴾"

(اعجاز احمدی ص ۷)

چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو "براہین احمدیہ" میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے: ﴿ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ﴾ براہین احمدیہ ص ۴۹۸ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کہہ کر پکارا گیا ہے پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے: ﴿محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار ۔۔۔۔ الخ﴾ میں اور جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا" (تبلیغ رسالت ص ۱۰۴ قادیانی مذہب ص ۳۴۵)

آخری نبی میں ہوں :

"ہلاک ہو گئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول کو قبول نہ کیا' مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں آخری نور ہوں' بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔" (کشتی نوح ص ۸۱)

محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی :

"مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اس بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا ہے میں بروزی صورت میں میرا نفس درمیان میں نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۹)

حقیقت آشکار ہو گئی :

قارئین کرام! مرزا صاحب کے مذکورہ بالا عقیدہ و تاویلی کلمات کا بغور مطالعہ فرمایئے اور ذرا سوچ کر ایمان سے فیصلہ فرمایئے کہ کیا قادیانی حضرات کا کلمہ پڑھنا درست ہے یا کہ مسلمانوں کو دھوکہ ہے؟ جب مرزا صاحب نے خود ہی فیصلہ فرمادیا ہے کہ میں ہی محمد ہوں اور میں ہی احمد ہوں تو کلمہ طیبہ میں ان کے نزدیک کس محمد کا ذکر کیا جاتا ہے؟ لامحالہ کہنا پڑے گا نبوت و رسالت کے ببانگ دہل دعاوی کرنے والے مرزا صاحب نے جب محمد و احمد ہونے کا اعلان بھی کر دیا ہے تو پھر اذان و کلمہ طیبہ میں بھی قادیانی حضرات مرزا صاحب کو ہی رسول مانتے ہوئے پکارتے ہیں لہٰذا حقیقت کھل گئی کہ واقعی ہمارے حکمران حضرات و علماء کرام نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو مرزا صاحب کی ربانی بشمول ان کی جماعت کے) ان کو کافر و غیر مسلم قرار دیا ہے بالکل وہ سچ ہے۔

تیسرا دور...... تمام انبیاء کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہمسری و برتری کا دعویٰ

محمد احمد میں ہی ہوں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے تریاق القلوب میں لکھا ہے۔

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۵ ضیاء الاسلام قادیان دارالامان)

سارے نبیوں کی صفات کا مجموعہ :

"اس زمانے میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راستباز نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں سو وہ میں ہوں۔" (مباحثہ راولپنڈی ص ۱۳۵ بحوالہ براہین احمدیہ ص ۹۰ جلد پنجم)

قارئین کرام! مرزا صاحب کے اس دعویٰ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ میں وہ ہوں جس میں خلقاً آدم' شجاعت نوح' رضائے اسحٰق' صبر ایوب' سخت گیری' کلیم اللہ' حسن یوسف' سخاوت خلیل اللہ' ایثار ذبیح اللہ' زہد روح اللہ گویا کہ جملہ انبیاء و رسل عظام کے فضائل و حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرجہ اتم پائی جاتی ہے مطلب یہ کہ سارے نبیوں کے کمال حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ اوصاف سے میں بدرجہ اتم متصف کیا گیا ہوں۔"

(نعوذ باللہ من ذلک)

پیشگوئیاں و معجزات :

"اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں' جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں' ان کی نظیر اگر گزشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔" (کشتی نوح ص ۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

حضرات محترم! اس عبارت میں مرزا صاحب کے دعویٰ سے ثابت ہوتا ہے کہ انبیاً صادقین کی تمام پیشگوئیاں پوری نہ ہوئیں اور مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے تو لکھا ہے کہ :

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن معجزات کا ذکر سورۂ آل عمران میں کیا گیا وہ (نعوذ باللہ) معجزات نہ تھے مسمریزم تھے لیکن بنسبت انبیاً صادقین مرزا صاحب کی پیشگوئیاں سب کی سب پوری ہو گئیں۔" (العیاذ باللہ)

مجموعہ انبیاً :

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں میری بے شمار
(درثمین اردو ص ۹۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

سب سے بلند مقام کس کا؟ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں۔

لاکھ انبیاً ہوں مگر خدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(درثمین اردو ص ۴۹ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قارئین کرام! مرزا غلام احمد کے ان دو شعروں میں پہلے شعر پر تھوڑا سا غور کیجئے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں لاکھ انبیاً سے بھی افضل ہوں یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ وہ یہ کہ قادیانی حضرات مسلمانوں کے سامنے احمد سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک مراد لیتے ہیں' حالانکہ ان کا عقیدہ ہے کہ احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی انہیں دھوکہ دینے کے لئے ہی ہے' جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے ثابت ہے :

قاضی محمد یوسف پشاوری قادیانی سے سوال ہوا کہ "اسم ذات" کے لحاظ سے اسمہ احمد کا مصدق کون ہے؟ تفصیلی جواب مختصراً اقتباس لفظ بہ لفظ :

"اس کا یہ جواب صحیح اور درست ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلحاظ اسم ذات "احمد" نہیں بلکہ "محمد" ہیں پس کیونکہ اسمہ احمد کے مصداق ہو سکتے ہیں' دوم سیدنا حضرت محمد کا اسم ذات احمد انہیں' والدین نے یہ نام نہیں رکھا' قوم قریش نے کبھی اس نام سے آپ کو نہیں پکارا' چالیس سال قبل از نبوت کسی کو معلوم نہ تھا آپ کا احمد نام بھی ہے۔ بعد از نبوت تا نزول اس بات کو کوئی نہ جانتا تھا کہ آپ کا نام احمد ہے' قرآن میں خدا تعالیٰ نے ایک بار بھی نہ اس نام سے مخاطب کیا ہے اور نہ یاد کیا ہے' کبھی آپ نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ آیت اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں' دوازدھم خدا تعالیٰ نے حضرت محمد (ﷺ) کو ایک بار بھی یا احمد کہہ کر نہ پکارا گیا گویا اپنے کلام اور کام سے تصدیق تک نہ کی کہ حضرت محمد ہی احمد موعود ہیں اور برخلاف اس کے حضرت مسیح موعود کو بار بار احمد کہہ کر پکارا گویا اپنی کلام اور کام سے تصدیق کر دی ہے کہ احمد موعود یہی احمد قادیانی ہیں" (ریویو آف ریلیجز ص ۵۲' ۵۳ جلد ۱۸ جنوری' فروری ۱۹۲۹ء)

دوسرے شعر میں مرزا غلام احمد نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نہ صرف خود کو افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے بلکہ روح اللہ عداوت کی حد کرتے ہوئے ان سے اپنے غلاموں اور پیروؤں کو بھی افضل قرار دیا ہے۔ (نعوذ باللہ)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عداوت کیوں؟

"خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔"

"جس قدر حضرت مسیح ایسی صداقت اور ربانی توحید کے پھیلانے سے ناکام رہے شاید اس کی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات میں بہت کم ملے گی۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸ از مرزا غلام احمد قادیانی' آئینہ کمالات اسلام از مرزا غلام احمد قادیانی)

عیسیٰ علیہ السلام سے افضل کہنا :

پھر جب خدا نے اور اس کے رسول اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵)

عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر اور دین محفوظ اور مسیح کی طرح میرے پر بھی بہت حملے ہوئے مگر ہر ایک حملے میں دشمن ناکام رہے اور مجھے پھانسی دینے کا منصوبہ کیا گیا مگر میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا بلکہ ہر ایک بلا کے وقت میرے خدا نے مجھے بچایا اور میرے لئے اس نے بڑے بڑے معجزات دکھلائے اور بڑے بڑے قوی ہاتھ دکھلائے اور ہزارہا نشانوں سے اس نے مجھ پر ثابت کر دیا کہ خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا اور میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادہ نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق اپنے نفس کو دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔" (چشمہ مسیحی ص ۱۱۵ از مرزا غلام احمد قادیانی)

قارئین محترم:

"مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ کو طنز و تشنیع، طعن و توہین کے سوا دوسرا کوئی پہلو بھی نظر نہیں آ سکتا ان کا صلیب پر چڑھائے جانے کا ذکر اور اپنے لئے تعلّیا کا ذکر، ان کے معجزات سے نہ صرف انکار بلکہ خود ان کے مصداق ہونے کا دعویٰ جب کہ کتاب لاریب قرآن مجید معجزات عیسیٰ علیہ السلام کا شاہد ہے، ان کا صلیب پر چڑھائے جانے کا انکار نص قطعی "وما صلبوہ" آل عمران کا انکار ہے نص قطعی کا منکر جمہور کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"

توہین سیدنا یوسف علیہ السلام مرتکب کون؟

حضرت یوسف علیہ السلام انبیا بنی اسرائیل میں سے اللہ کے برگزیدہ اور مقرب نبی تھے جن کے حسن ظاہری و باطنی پائے ثبات، فہم فراست و دیگر مراتب کا ذکر قرآن پاک میں ملتا ہے بلکہ ان کے نام پر مکمل ایک "سورۂ یوسف" نازل فرمائی گئی۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

"پس اس امت کا یوسف یہ عاجز، اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا، اور اس امت کے یوسف کی بریت کے لئے پچیس برس پہلے خدا نے آپ کو گواہی دے دی اور بھی نشان دکھلائے، مگر یوسف بن یعقوب اپنی بریت کے لئے انسانی گواہ کا محتاج ہوا۔" (براہین احمدیہ ص ۴۹ جلد پنجم از مرزا غلام احمد قادیانی)

سب سے سبقت لے گئی ڈھٹائی جناب کی:

محمدی بیگم کے قصہ سے سارا عالم واقف ہے جب جناب مرزا صاحب محمدی بیگم سے شادی کے بارے میں مایوس ہو گئے تو طرح طرح کی دھمکیوں کی بھرمار پیشگوئیاں کی بارش کر دی جو کہ سب کی سب روز روشن کی طرح بالکل جھوٹ ثابت ہوئیں، وہ یوسف علیہ السلام کو بریت کے لئے انسانی گواہ کا محتاج گردان رہے ہیں، جن کی بریت کا گواہ خود خدا ہے، کلام خدا اور تاقیامت خلق خدا بھی جن کی بریت و پاکدامنی کی گواہ ہے۔

معاف نہ کیا کسی کو بھی جناب نے:

اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے مگر میں ان لوگوں کو کیسے مثال دوں وہ اس خیرہ طبع انسان کی طرح ہیں جو روشن دن دیکھ کر پھر بھی اس بات پر ضد کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ پر فضیلت کا دعویٰ:

"یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔" (اخبار الفضل ص ۹ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری)

محمد مصطفیٰ ﷺ قادیان میں:

مرزا محمود احمد اپنے والد مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق لکھتا ہے کہ:

"قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا۔" (کلمۃ الفصل ص ۱۰۵، بابت مارچ /اپریل ۱۹۱۵ء)

مرزا صاحب کے مکذبین پر عذاب:

"کانگڑہ اور بھاگسو کے پہاڑ کے صدہا آدمی زلزلہ سے ہلاک ہو گئے ان کا کیا قصور تھا؟ انہوں نے کونسی تکذیب کی تھی؟ سو یاد رہے کہ جب خدا کے کسی مرسل کی تکذیب کی جاتی ہے خواہ وہ تکذیب کوئی خاص قوم کرے یا کسی خاص حصہ زمین میں ہو مگر خدا تعالیٰ کی غیرت عام عذاب نازل کرتی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۲ از مرزا غلام احمد قادیانی مطبع قادیان مئی

۱۹۰۷ء)

"پس اس میں کیا شک ہے کہ میری پیشگوئیوں کے بعد دنیا میں زلزلوں اور دوسری آفات کا سلسلہ شروع ہو جانا میری سچائی کے لئے ایک نشان ہے' یاد رہے کہ خدا کے رسول کی خواہ کسی حصہ زمین پر تکذیب ہو اس تکذیب کے وقت دوسرے مجرم بھی پکڑے جاتے ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۱ از مرزا غلام احمد قادیانی مطبع میگزین قادیان مئی ۱۹۰۷ء)

بقول مرزا صاحب کا منکر گمراہ :

ابتداء سے میرا مذہب یہی ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔ ضال اور جادہ صواب سے منحرف ضرور ہوگا اور میں اس کا نام بے ایمان نہیں رکھتا۔ (تریاق القلوب ص ۲۵۸'۲۵۹ از مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ ضیاً الاسلام قادیان اکتوبر ۱۹۰۲ء)

میں تو نبی بن کر آیا ہوں :

"پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا...... تب وہ وقت آگیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جاوے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲ از مرزا غلام احمد قادیانی مطبع قادیانی مئی ۱۹۰۷ء)

بقول مرزا صاحب کا منکر "بے غیرت" :

پس اب کیا یہ پرلے درجے کی بے غیرتی نہیں کہ جہاں ہم لا نفرق بین احد من رسلہ میں داؤد اور سلیمان' زکریا اور یحیٰ علیہم السلام کو شامل کرتے ہیں وہاں مسیح موعود جیسے عظیم الشان نبی کو چھوڑ دیا جائے۔ (کلمۃ الفصل ریویو آف ریلجز ص ۱۱۷ بابت ماہ مارچ/اپریل ۱۹۱۵ء)

فاسق و کافر کون ؟

"چونکہ آپ خلیفہ تھے اس لئے آپ کا منکر فاسق ہے اور چونکہ آپ نبی اور رسول تھے اس لئے آپ کا منکر کافر ہے۔" (کلمۃ الفصل ریویو آف ریلجز ص ۱۶۱ بابت مارچ/اپریل ۱۹۱۵ء)

حضور ﷺ پر فضیلت کا زعم باطل :

مرزا بشیر الدین محمود لکھتا ہے کہ :

"حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت چھٹے ہزار سال کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔"

یاد رہے کہ ان کے نزدیک اس عبارت میں آنحضرت سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ہیں۔ (کلمۃ الفصل ریویو آف ریلجز ص ۱۳۱ بابت ماہ مارچ/اپریل ۱۹۱۵ء)

سارے نبیوں کی زبان پر میرا نام :

"میں وہی ہوں جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا' ہاں میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ص ۵۱ جلد اول)

مرزا غلام احمد کے فتاویٰ اس عبارت میں مرزا غلام احمد نے کھلم کھلا :

واذ اخذ اللہ میثاق النبیین ⊙

(آل عمران)

کا مصداق حقیقی و درپردہ حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

محمد رسول اللہ ﷺ میں ہی ہوں :

"ان میں سے ایک وحی : ﴿ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی الی اخرہ﴾ ہے اس میں اس عاجز کو صاف طور پر رسول کر کے پکارا گیا ہے...... پھر یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ...... الی اخر سورۃ فتح اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مرزا غلام احمد قادیانی)

غلط فہمی دور' ثابت ہوا کہ مرزائی حضرات کے نزدیک بقول و قلم مرزا صاحب کلمہ طیبہ میں "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" سے مراد محمد بن عبداللہ نہیں بلکہ غلام احمد قادیانی بن غلام مرتضیٰ مراد ہے اسی طرح اذان و نماز کے نیز درود ابراہیمی میں بھی محمد رسول اللہ سے مراد ان کے نزدیک مرزا قادیانی ہی ہے۔ محمد رسول اللہ قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک مدح خواں شاعر قاضی اکمل نے مرزا صاحب کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا کہ اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(پیغام صلح لاہور شمارہ ۷ جلد ۲۲ مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۲۴ء)

(نعوذ باللہ من الشیطان قادیان)

علمِ تفسیر کی ضرورت واہمیّت

محمد سعید علوی

قرآن مجید کلام الٰہی ہے' قیامت تک پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت' مینارہ نور اور منبع علوم وفنون ہے' یہی وہ صحیفہ ہدایت ہے جو انسان کے مادی' روحانی' فکری' تہذیبی' تمدنی' اور اجتماعی معاملات میں رہنمائی کا اصل ماخذ ہے۔ ریاستوں کی سلطنت کے لئے کسی سیاسی نظام کی ضرورت ہو یا انسانوں کی معاشی فلاح کے لئے کسی اقتصادی نظام کی ضرورت' وراثت کا معاملہ ہو یا قرض عین دین کے اصول' خالق کائنات اور اپنے رب کریم سے قرب حاصل کرنے کے لئے حقوق اللہ کی تشریح ہو یا حسن معاشرت قائم کرنے کے لئے حقوق العباد کی توضیح' حلال وحرام کا معاملہ ہو یا نکاح وطلاق کے ضابطے' مرورضاعت کے قوانین ہوں یا عدت وخلع کے اصول ان تمام امور کے بارے میں اس پاک کلام کی رہنمائی سدابہار ہے' اس کی سچائیاں لازوال اور اس کے فیصلے ناقابل تنسیخ ہیں۔ قرآن حکیم پر غور کرنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اس کلام کا اسلوب کسی دوسرے کلام کے اسلوب سے مماثت نہیں رکھتا' اس میں فصاحت وبلاغت اور زبان دانی کی باریک بینی اور لطافت ہے' اس میں بدیع واعجاز' عدد کلمات' آیات سورتوں اور سجدات کا علم ہے' اس مقدس کلام کے ایک لفظ کی دو سے لے کر چودہ تک معانی ہیں اصول فقہ ہے' جس میں حقیقت ومجاز' محکم ومتشابہ اور امرونہی کا ذکر ہے۔

اس کتاب حکیم میں تاریخی واقعات ہیں' جس میں قدیم اور سابقہ امتوں اور قبیلوں کے قصے ان کی کامیابیوں اور بربادیوں کی داستانیں ہیں اور ان سب میں ہمارے لئے عبرت اور نصیحت کا سامان ہے' اس گنجینہ علوم وفنون میں علم طب' علم نجم' علم کائنات' علم ہندسہ اور علم تسخیر وتحقیق کی طرف بھی درس اور پیغام ہے' ان تمام حقائق کو مدِ نظر رکھ کر قرآن کریم اسی صورت میں ہمارے لئے عملی طور پر نور صراط مستقیم ثابت ہو سکتا ہے' جب انسانیت اور معاشرت کے ارتقائی تقاضوں کو بھانپ' حالات وزمانہ کی تبدیلیوں اور حکمتوں کو سامنے رکھ کر آیات قرآنی اور احکام الٰہی کی مناسب تشریح اور محکم ومتشابہات کی تعبیر ہو۔ یہی وہ ضرورت تھی جس کی کوکھ سے علم تفسیر نے جنم لیا' جس کا مقصد اور مدعا یہ ہے کہ اللہ کی اس پاک کتاب کے مطالب' اس کے احکام اور اس کی حکمتوں کو اس طرح کھول کر بیان کیا جائے کہ ہر خطے اور زبان کے حامل ایک عام مسلمان ان کو باآسانی سمجھ کر اپنے لئے عمل کی راہیں متعین کر سکیں' لغوی طور پر تفسیر کا مادہ فسر سے ہے جس کے معنی ہیں "کھول دینا' واضح کرنا اور ظاہر کرنا" لیکن اصطلاح میں تفسیر سے مراد وہ علم ہے جس میں خدائے بزرگ وبرتر کی کتاب برحق کے الفاظ ومعنی احکام ومطالب' اسباب نزول اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے اس مقصد کے لئے علم لغت' صرف ونحو' معانی وبیان' حدیث وفقہ اور دیگر عقلی ونقلی علوم سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ تفسیر کے علاوہ ایک لفظ "تاویل" بھی ہے جس سے متعلق بعض علما بعض علما کا قول ہے کہ یہ لفظ تفسیر ہی کا مترادف ہے' لیکن بعض علما دونوں معانی میں تھوڑا سا فرق بھی کرتے ہیں وہ کہتے ہیں تفسیر قرآن حکیم کی لغوی اور خارجی تشریح ہے اور جہاں تک لفظ تاویل کا تعلق ہے وہ اس کے معانی ومطالب کی تشریح کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مولانا شمس الحق حقانی" اپنی کتاب علوم القرآن میں تفسیر اور تاویل کے شرعی اور اصلاحی معنوں میں چند اقوال اس طرح نقل کرتے ہیں:

(۱) ابو عبیدہؒ کا قول ہے کہ یہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں' (۲) امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ تفسیر عام لفظ ہے جو کلام الٰہی کی تشریح کے لئے بھی مگر تاویل صرف کتب الٰہیہ کی تشریح کا نام ہے' (۳) امام ابو منصور ماتریدیؒ کی رائے ہے کہ تفسیر قرآن کی مراد کو قطعی طور پر متعین کرنے کا نام ہے' مولانا شمس الحق حقانی" خود فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ان اقوال میں اختلاف نہیں کیونکہ یہ تقریباً ہم معنی اصطلاحیں ہیں ایک متقدمین کی اصطلاح ہے کہ وہ تفسیر وتاویل میں کوئی فرق نہیں کرتے' تفسیر ابن جریر میں یہی طرز اختیار کیا گیا ہے' متاخرین کے نزدیک اس اصطلاح کا وہی مفہوم ہے جو امام ابو منصور ماتریدیؒ نے بیان کیا ہے کہ تفسیر قطعی دلیل سے مراد الٰہی کو متعین کرنے کا نام ہے اور تاویل معانی ومحتملہ میں سے ایک معنی کو ظن اجتہاد سے متعین کرنے کا نام ہے۔

علم تفسیر کے اجزا:

(۱) الفاظ قرآن کی ادائیگی کے طریقے یعنی الفاظ قرآن کو کس طرح پڑھا جائے؟ اس کی توضیح کے لئے قدیم عربی مفسرین اپنی تفاسیر میں قرأت کے ساتھ کی قرأتیں بھی تفصیل سے واضح کرتے تھے اور اس مقصد کے لئے ایک مستقل علم "قرأت" کے نام سے بھی موجود ہے' (۲) الفاظ قرآنی کے مفہوم اس کام کے لئے علم لغت سے پوری طرح باخبر ہونا ضروری ہے اور اسی بنا پر تفسیر کی کتابوں میں علمأ لغت کے حوالے اور عربی ادب کے شواہد کثرت سے ملتے ہیں' (۳) الفاظ کے انفرادی احکام یعنی ہر لفظ کے بارے میں یہ معلوم کرنا کہ اس کا مادہ کیا ہے؟ یہ موجودہ صورت میں کس طرح آیا ہے؟ اس کا وزن کیا ہے؟ اور اس وزن کے معانی و خواص کیا ہیں؟ ان امور کے لئے علم صرف کی ضرورت پڑتی ہے' (۴) الفاظ کے ترکیبی احکام یعنی ہر لفظ کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر کیا معنی دے رہا ہے' اس کی لغوی ترکیب (Gramatical Analysis) کیا ہے؟ اس پر موجود حرکات کیوں آئی ہیں اور یہ کونسے معانی پر دلالت کر رہی ہیں' اس کام کے لئے علم نحو اور علم معانی سے مدد لی جاتی ہے' (۵) ترکیبی حالت میں الفاظ کے مجموعی معانی یعنی پوری آیت اپنے سیاق و سباق میں کیا معنی دے رہی ہے' اس مقصد کے لئے آیت کے مضامین کے لحاظ سے مختلف علوم سے مدد لی جاتی ہے' بعض اوقات علم ادب اور علم بلاغت سے کام لیا جاتا ہے' بعض اوقات علم حدیث سے' بعض اوقات علم اصول فقہ سے بھی مدد لی جاتی ہے' (۶) معانی کے تکملے یعنی آیات قرآنی کا پس منظر اور جو بات قرآن کریم میں مجمل ہے اس کی تفصیل کیا ہے اس مقصد کے لئے زیادہ تر علم حدیث سے ہی کام لیا جاتا ہے' یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ تمام اشخاص یکساں فہم و فراست اور قابلیت کے مالک نہیں ہوتے ان کی استعداد اور صلاحیتوں میں بڑا تفاوت ہوتا ہے کوئی کج فہم ہے تو کوئی ذو فہم' کوئی ذکی ہے تو کوئی بالکل غبی' یہی وجہ ہے کہ کسی بات یا کلام کو سمجھنے میں ہر انسان یکساں نہیں ہوتا' پھر عام لوگوں کا کلام تو الگ رہا جب معاملہ اللہ کے کلام کا ہو جس کی جامعیت ہمہ گیریت اور وسعت کا کچھ ٹھکانا نہیں' جس میں بے شمار مطالب' فصاحت و بلاغت اوصاف کلام اور معانی بدیع کا ایک چمن کھلا ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے کلام کی تشریح و تفسیر ایک ضروری امر ہے تاکہ جو اس کلام کے نازل ہونے کا مقصد ہے کہ کل نوع انسانی اس کی تعلیمات پر عمل کرے یہ مقصد پورا ہو جائے پھر قرآن مجید ایک پہلو سے اصول و کلیات کی کتاب ہے' جس میں جزئیات اور فروعی باتیں کم بیان کی گئی ہیں' ایسی صورت میں بھی ظاہر ہے ان اصول و کلیات کی تشریح اور جزئیات و تفصیلات کی تبیین و تفسیر ضروری ہے اس کے علاوہ قوانین و احکام کی تفصیلی صورت حدود و قیود اور ان کا اطلاق بھی واضح طور پر متعین ہونا چاہئے اس ضرورت کو بھی اس کلام کی تفسیر ہی پورا کرتی ہے۔

اس کے علاوہ افراد و امم کی ترقی کا راز بھی قرآنی تعلیمات کی پیروی اور اس کی حکیمانہ نظم و

باقی صفحہ ۲۱ پر

مکتبہ لدھیانوی کی فخریہ پیشکش

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کی تصنیفات ایک نظر میں!

آپ کے مسائل اور ان کا حل (آٹھ جلدیں)	۱۱۹۰	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	۱۶۰	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول)	۹۰	روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	۳۶	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (بڑی)	۸۵	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (چھوٹی)	۵۰	روپے
شخصیات و تاثرات	۱۳۰	روپے
رسائل یوسفی	۱۳۰	روپے
الطیب النغم	۴۵	روپے
سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ	۲۵	روپے
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	۱۵۰	روپے
دنیا کی حقیقت	۱۶۰	روپے
تحفۂ قادیانیت (تین جلدیں)	۵۰۰	روپے

رابطہ: مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 7780337

نوٹ: وی پی کے لئے معذرت خواہ' پیشگی منی آرڈر یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں

تاریخ کے جھروکوں سے

حکیم سعید انجم راجپوت

فتح مکہ غزوۂ حنین اور غزوۂ طائف کے بعد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مراجعت فرمائے مدینہ ہوئے تو راستے میں جعرانہ کے مقام پر قیام فرمایا۔ (ارباب سیر کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے مال غنیمت کی تقسیم کے لئے ٹھہرے) وہاں کے اثنائے قیام میں ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ یکایک ایک پریشان حال شخص نمودار ہوئے' وہ اپنی وضع قطع سے قریشی معلوم ہوتے تھے اور ان کے چہرے پر خوف اور ندامت کے ملے جلے آثار تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو پکڑنے کے لئے تڑپ کر اٹھے' لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک دیا اور فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ بیٹھے رہو اور اسے میرے پاس آنے دو ان صاحب نے قریب آکر باآواز بلند کہا:

"السلام علیکم یا نبی اللہ! اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ"

یا رسول اللہ! اپنے واجب القتل ہونے کی خبر سن کر میں نے چاہا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر عجم کے کسی علاقے میں چلا جاؤں اور وہیں بود وباش اختیار کر لوں' لیکن جب یاد آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی رحمت سے پیش آتے ہیں تو ترک وطن کے بجائے خود کو آپ کے قدموں پر گرا دینا بہتر سمجھا۔ یا نبی اللہ! ہم لوگ شرک میں مبتلا تھے' اللہ تعالیٰ نے آپ کی بدولت ہمیں ہدایت نصیب کی' میں سخت مجرم اور گناہگار ہوں اور اپنے گناہوں پر شرمسار ہوں' رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اقدس جھکا لیا اور پھر فرمایا:

"میں تمہیں معاف کرتا ہوں' تم نے اسلام قبول کر لیا ہے' اللہ تمہارے ساتھ بہتر سلوک کرے' اسلام پچھلے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر ان صاحب کی جان میں جان آئی اور ان کی زبان پر بے اختیار تحمید و تہلیل جاری ہو گئی۔ یہ واجب القتل مجرم جن کے گھناؤنے جرائم کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یکسر معاف فرما دیا بلکہ ان کے لئے اللہ سے بہتر سلوک کی دعا بھی کی۔ یہ حضرت ہبار رضی اللہ عنہ بن اسود تھے' حضرت ہبار رضی اللہ عنہ بن اسود کا تعلق قریش کی شاخ "بنو اسد" سے تھا۔ (ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی اسی خاندان سے تھیں اور حضرت ہبار رضی اللہ عنہ کے والد اسود کی چچازاد بہن تھیں) ہبار رضی اللہ عنہ کو اپنے آبائی مذہب سے جنون کی حد تک لگاؤ تھا' سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت حق کا آغاز فرمایا تو ہبار رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن بن گئے' انہوں نے دوسرے اشرار قریش کے ساتھ مل کر اہل حق کو ستانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی' یہاں تک کہ پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ غزوۂ بدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ گرفتار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس شرط پر رہا کر دیا کہ مکہ جا کر حضرت زینب بنت رسول اللہ کو مدینہ بھیج دیں گے۔ (حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا) انہوں نے مکہ پہنچ کر وعدے کے مطابق حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹھا کر اپنے چھوٹے بھائی کنانہ بن ربیع کے ساتھ مدینہ روانہ کر دیا۔ مشرکین قریش کو علم ہوا تو ان کے ایک گروہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور کنانہ کا تعاقب کیا اور مقام ذی طویٰ میں ان کو جا گھیرا۔ تعاقب کرنے والوں میں ہبار بن اسود بھی شامل تھے' انہوں نے اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنا نیزہ ہودج پر مارا جس سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا گر پڑیں' وہ اس وقت حاملہ تھیں' صدمہ سے حمل ساقط ہو گیا' اس پر کنانہ نے ترکش سے تیر نکالے اور للکار کر کہا کہ اب اگر کوئی ہمارے نزدیک آیا تو میں اسے تیروں سے چھید دوں گا۔ آخر ابو سفیان کے سمجھانے بجھانے پر اس وقت تو کنانہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو واپس مکہ لے آئے۔ البتہ چند دن بعد پھر انہیں لے کر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے' وادی یاجج میں پہنچے تو وہاں حضرت زید بن حارثہ اور حضرت سلمہ بن اسلم انصاری کو موجود پایا جو حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو لینے آئے تھے۔ چنانچہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا انہی کے ساتھ مدینہ پہنچیں' سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبار کی

حرکت کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت دکھ ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے فرمایا ہبار بن اسود جہاں ملے اسے آگ میں ڈال دو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ایسا نہ کرو کیونکہ آگ کا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کا حق ہے' تاہم فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبار کو مباح الدم (واجب القتل) قرار دیا۔ اس پر وہ روپوش ہو گئے اور کچھ عرصہ بعد مقام جعرانہ میں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ ہبار رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد کچھ دن مکہ میں رہے' پھر مدینہ چلے آئے' یہاں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم ان کو پچھلی حرکتوں پر ملامت کرنے لگے' انہوں نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں شکایت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کو ملامت کرنے سے منع فرمادیا اور ہبار رضی اللہ عنہ مدینہ میں خوشگوار زندگی بسر کرنے لگے۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہبار بن اسود کے مکان کی طرف سے گزرے تو اندر سے دف کے ساتھ گانے کی آواز آئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ دف اور گانا کیسا ہے؟ معلوم ہوا کہ ہبار کی بیٹی کی شادی ہے (شاید گانا کچھ اس قسم کا تھا کہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا۔

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں حضرت ہبار رضی اللہ عنہ شام چلے گئے تھے اور وہیں مستقل اقامت اختیار کر لی تھی۔ (الاصابہ جلد ۳ ص ۵۶۷ طبع مصر)

موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک مرتبہ حضرت ہبار اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما ایام حج میں یوم نحر کو مکہ پہنچے تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ وہ اس سال عمرہ کر لیں اور آئندہ سال آ کر حج کریں۔

حضرت ہبار شاید شعر و شاعری میں بھی مہارت رکھتے تھے' اہل سیر نے ان کے سال وفات کی تصریح نہیں کی' لیکن قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ۱۵ھ کے بعد کسی وقت وفات پائی۔

ان کی اولاد میں سے تین لڑکوں نے بہت شہرت پائی علی' اسماعیل اور عبدالرحمٰن' عبدالرحمٰن بن ہبار رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے عمر بن عبدالعزیز بن منذر (بن عبدالرحمٰن بن ہبار) نے ۲۴۷ھ میں سندھ میں ایک خود مختار اور آزاد حکومت کی بنیاد رکھی اور منصورہ کو اپنا پایہ تخت بنا کر پورے سندھ کی حکومت سنبھال لی۔ ہباری خاندان نے سندھ پر ایک سو ستر سال (۲۴۷ھ سے ۴۱۷ تک) حکومت کی ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الکامل میں لکھا ہے کہ:

"دولت ہباریہ کا آخری فرمانروا مرتد ہو گیا' اس پر سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح سومنات کے بعد منصورہ پر حملہ کر کے اس حکومت کو ختم کر دیا' دولت ہباریہ (منصورہ) کے خاتمہ کے تقریباً دو سو سال بعد ہباری خاندان ہی کے ایک مرد درویش نے ملتان میں رشد و ہدایت اور علم و فضل کی مسند بچھائی اور اپنے فیوض و برکات سے ایک عالم کو مستفیض کیا۔"

یہ تھے شیخ الاسلام خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۶۶ھ)

☆☆..........☆☆

بقیہ: علم تفسیر

تربیت میں مضمر ہے' یہ کتاب بنی نوع انسان کی فلاح و صلاح کے جملہ اجزا و عناصر پر مشتمل ہے یہ ایک بدیہی امر ہے کہ قرآنی تعلیمات کی تعمیل قرآن مجید کے فہم و تدبر کے بعد ہی ممکن ہے قرآن عزیز رشد و ہدایت کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اس کا معجزانہ اسلوب بیان جن حکمتوں کا جامع ہے جب تک ان سے آگاہی حاصل نہ کی جائے تب تک ان کی پیروی کا کوئی امکان نہیں یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم قرآنی الفاظ کے معانی و مطالب کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھادر کراچی' فون: ۷۴۵۵۷۳

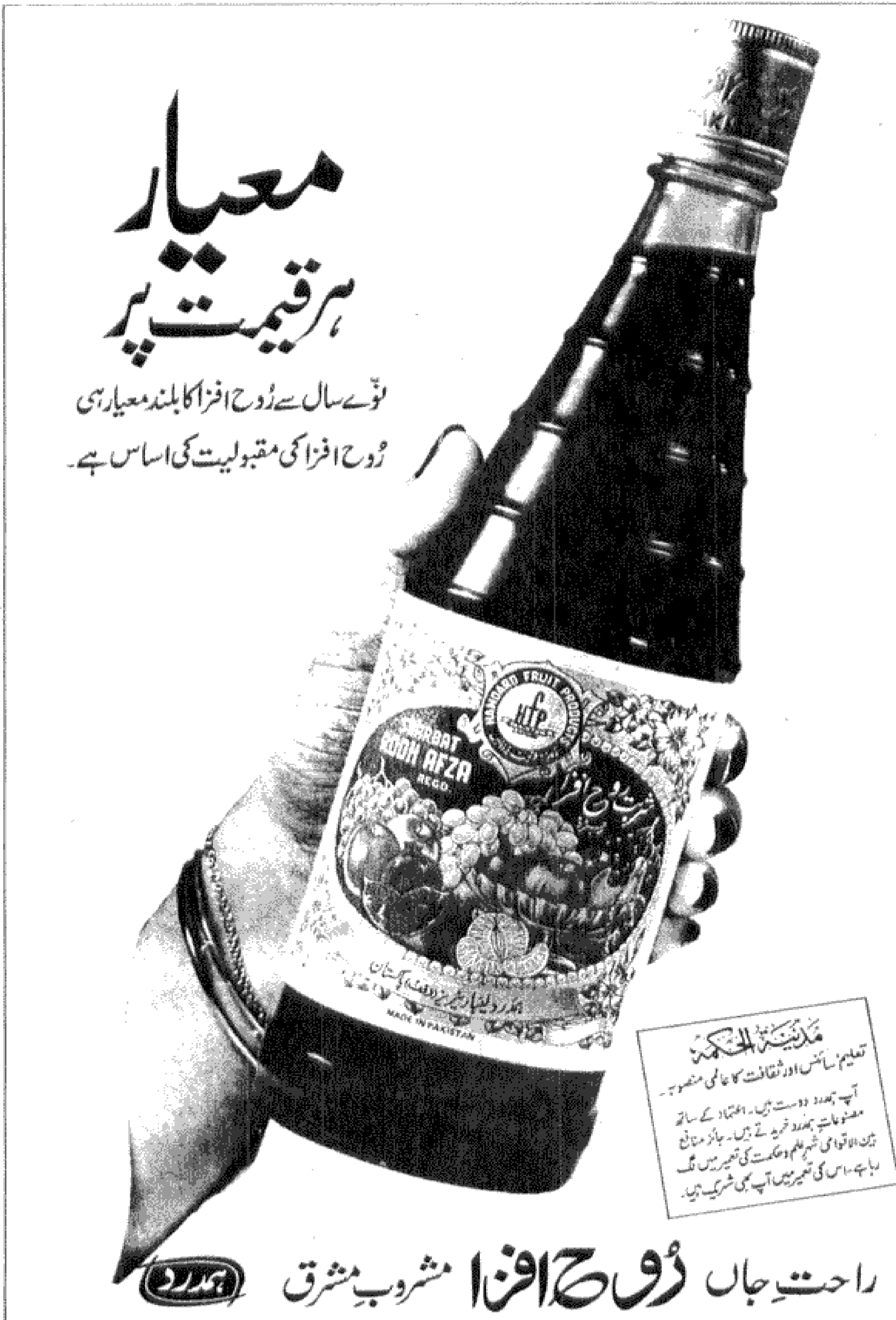

Adarts-HRA-11/96 (R)

لندن کی ڈائری

مغرب کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کی جارہی ہے

اسلام مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے رحمت کا مذہب ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کر کے اپنا فریضہ ادا کرے گی

"مساجد کے کردار کانفرنس" سے پاکستانی ہائی کمشنر اور وزیر اسپورٹس اور دیگر علماکرام کا خطاب

لندن (رپورٹ محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت کمیونٹی کی ترقی میں مساجد کا کردار کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے ہائی کمشنر اکبر ایس احمد نے کہا کہ مغرب کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کی گئی ہے اور ذرائع ابلاغ دہشت گردی اور غلط رسومات کو اسلام کا نام دے کر مغرب کو اسلام سے خوفزدہ کرتے ہیں تاکہ وہ مسلمانوں سے نفرت کریں' حالانکہ اسلام رحمت والا مذہب ہے اور خدا تعالیٰ کی پہلی صفت رحمٰن اور رحیم ایسی ہے جو مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے برابر ہے۔ اس لئے علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ مغرب کے سامنے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں۔ وزیر اسپورٹ کیٹ ہوئی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان بچوں کو تعلیم کی طرف متوجہ کرنا ضروری ہے تاکہ مسلمان کمیونٹی کے بچے تعلیم میں آگے بڑھیں ختم نبوت سینٹر نے بچوں اور بچیوں کی تعلیم اور بوڑھوں کے لئے لائبریری کا انتظام کر کے بہت اچھا اقدام کیا ہے۔ سمتھ کونسل کے کونسلر جم ڈکسن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنی مدد آپ کے تحت ختم نبوت سینٹر کا کمیونٹی سینٹر قابل تحسین اقدام ہے اس سے علاقے کی ضرورت پوری ہوگی۔ قبل ازیں طہٰ قریشی نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے عقیدہ کی درستگی اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے یورپ میں گزشتہ ۱۵ سال سے مصروف عمل ہے الحمدللہ علاقہ کی ضرورت کے پیش نظر بچوں اور بچیوں کی تعلیم' کمپیوٹر کے ذریعہ جدید نظام تعلیم اور لائبریری اور مسلمانوں کی ضروریات کا انتظام کیا جارہا ہے۔ مولانا منظور احمد الحسینی نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جبکہ مولانا قاری احمد عثمان ایڈووکیٹ نے تلاوت سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ کانفرنس سے ریجنٹ اسلامی سینٹر کے منیجر فضل علی' جامعہ اسلامیہ کے مولانا محمد کمال' ڈاکٹر زیڈیو خان' ڈاکٹر اشفاق اور کونسل کے دیگر اراکین نے خطاب کیا۔

☆☆..............☆☆

رفاہی کاموں کی آڑ میں عیسائیت اور قادیانیت کی تبلیغ امت مسلمہ کے لئے چیلنج ہے

پاکستانی سفارت خانے اسلام کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ کا نوٹس لیں

ختم نبوت سینٹر میں "جدید دور میں مسلمانوں کو چیلنج" کے عنوان سے سیمینار میں علماکرام کی تقاریر

لندن (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے تحت "جدید دور میں مسلمانوں کو درپیش چیلنج" کے عنوان سے ختم نبوت سینٹر میں مولانا منظور احمد الحسینی' مفتی محمد جمیل خان' حافظ احمد عثمان ایڈووکیٹ' مولانا محمد ہارون گجراتی' مولانا مفتی محمد سہیل' طہٰ قریشی' سید عمران زکی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں آئین کی معطلی اور بیرون پاکستان عیسائیت' یہودیت اور لادینی قوتوں کی سرگرمیوں میں قادیانیوں نے رفاہی کاموں کی آڑ میں قادیانیت کی جو تبلیغ شروع کی ہے اور اسلام کے نام پر قادیانیت کی سرگرمیوں کو جس طرح فروغ دیا جارہا ہے اور ڈش انٹینا اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قادیانیت کی تشہیر کی جارہی ہے اس سے ہر مسلمان مضطرب ہے۔ پاکستان کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین مولانا فضل الرحمٰن' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر ساجد میر' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا اعظم طارق' مولانا مسعود اظہر' مولانا سمیع الحق' قاری سعید الرحمٰن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی

حکومت پاکستان سے مطالبہ کرچکے ہیں کہ پاکستان کے عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور اسلامی دفعات کو شامل کیا جائے اور بیرون پاکستان عیسائیت' یہودیت اور قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے پاکستانی سفارت خانے اپنا کردار ادا کریں بصورت دیگر اندیشہ ہے کہ مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو۔ ان علمأ کرام نے واضح کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا اندرونی مسئلہ ہے اور انسانی حقوق یا آزادی اظہار رائے کی آڑ میں اسلام اور دین میں مداخلت کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی کفریہ عقائد کو اسلام میں داخل کرنے کی کھلی چھٹی ہے اس لئے مغربی قوتیں اور انسانی حقوق کی تنظیمیں پاکستان کی قومی اسمبلی' پاکستان کی عدالتوں اور دنیا بھر کی عدالتوں کے فیصلوں کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ قوم تسلیم کریں اور ان کا شمار غیر مسلموں میں کرتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کریں۔

☆☆..........☆☆

عقیدۂ ختم نبوت کی وجہ سے امت مسلمہ کو تمام امتوں پر فضیلت حاصل ہے
ایک ارب بیس کروڑ مسلمان قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں

لندن (مولانا مفتی محمد جمیل خان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت کمیونٹی سینٹر میں مساجد کی اہمیت کے موقع پر نماز جمعہ کا خصوصی اجتماع ہوا' جس میں خصوصی طور پر ہائی کمشنر پاکستان اکبر ایس احمد' ظفر سلیم' منیجر اسلامک کلچر فضل علی' ڈاکٹر زید یو خان نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے جامعہ اسلامیہ مانچسٹر کے مدیر مولانا محمد کمال نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بنی آدم میں پیدا فرماکر پہلا احسان کیا اور پھر اسلام کی دولت سے مالا مال کیا اور سب سے بڑا احسان یہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے اس امت کو تمام امتوں پر فضیلت عطا کی گئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح اعلان کیا کہ میرے بعد جو جھوٹا دعویٰ نبوت کرے اس کو مسترد کردیں' اس لئے خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا اور جب قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجددیت' مہدویت' مسیح موعود اور جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو امت نے اس کو مسترد کردیا۔

آج دنیا بھر کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان عقیدۂ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت گردانتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے جدوجہد جاری رکھے گی۔ بعد ازاں پاکستانی ہائی کمشنر اکبر ایس احمد نے ختم نبوت سینٹر کے مختلف شعبوں کا معائنہ کیا اور کمیونٹی کی فلاح کے منصوبوں کو دلچسپی سے دیکھا اور ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

اظہار تعزیت

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان کے بہنوئی جناب الٰہی بخش صاحب کا ساٹھ سال کی عمر میں پشاور میں گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا ہے۔ موصوف نیک سیرت پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اکابرین ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا عزیز الرحمن رحمانی' مولانا سید حماد اللہ شاہ' حاجی مسعود احمد' قاری فیض اللہ چترالی' محمد وسیم غزالی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا مفتی سعید احمد جلالپوری' مولانا مفتی نعیم احمد سلیمی' عبداللطیف طاہر' محمد انور رانا' مولانا طیب لدھیانوی' مولانا محمد اشرف کھوکھر' سید اطہر عظیم' جمال عبدالناصر اور دیگر کارکنان ختم نبوت نے حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب اور مرحوم کے دیگر لواحقین و پسماندگان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے ایصال ثواب کیا۔

یاد رہے کہ مرحوم نے پسماندگان میں دو بیٹے ایک بیٹی اور اہلیہ چھوڑی ہیں۔ اللہ رب العزت پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

تمام قارئین ختم نبوت سے بھی مرحوم کے لئے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

توہین قرآن ورسالت

گوہر شاہی کو تین بار عمر قید اور جرمانہ کی سزا مفرور قرار دے دیا گیا'

انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ کی سالگرہ پر اسٹیکر جاری کیا گیا جس میں کلمہ طیبہ میں تحریف کی گئی گوہر شاہی کی شبیہ "حجر اسود' چاند اور سورج پر دکھائی گئی

حیدرآباد (نمائندہ خصوصی) انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص کے جج جناب عبدالغفور میمن نے انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف توہین رسالت' توہین قرآن اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کا جرم ثابت ہونے پر تین بار عمر قید سمیت قید و جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی نے ۲/مئی ۱۹۹۹ء کو ٹنڈو آدم پولیس اسٹیشن میں ریاض احمد گوہر شاہی کے خلاف ایف آئی آر نمبر ۹۹/۱۰۸ کرائی تھی جس کے بعد پولیس نے انسداد دہشت گردی میرپور خاص کی عدالت میں مقدمے کا چالان پیش کیا تھا جج جناب عبدالغفور میمن پر مشتمل انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میرپور خاص نے مقدمے کی سماعت کے بعد گزشتہ دنوں فیصلے کا اعلان کیا' جس کے مطابق ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو ۲۹۵اے کے تحت دس سال قید سخت پانچ ہزار روپے جرمانہ اور جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ قید کی سزا سنا دی گئی ہے۔ ۲۹۵بی کے تحت مجرم کو عمر قید اور ۲۹۵سی کے تحت عمر قید پچاس ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
Shop No.85, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi.
Phone: 745543

جبار کارپٹس
ڈیلرز
☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ
☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ
مساجد کے لئے خاص رعایت
Phone : 6646888-6647655
Fax : 092-21-5671503
۴۔ این آر اے نیوز حیدری پوسٹ آفس
بالمقابل جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

مزید ایک سال کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ آٹھ اور نو کے تحت ملزم کو سات سال قید اور پندرہ ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی پر

مزید آٹھ ماہ کی سزا بھگتنا ہوگی۔ انسداد دہشت گردی کی دفعہ 6/B اور 1997-7/B کے تحت ملزم کو عمر قید اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی گئی ہے۔ جرمانہ ادا نہ کرنے پر ملزم کو مزید ایک سال سزا بھگتنا پڑے گی۔ استغاثہ کی طرف سے سرکاری وکیل انور جمال نے جبکہ ملزم کی طرف سے نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ نے مقدمے کی پیروی کی۔ ملزم ریاض احمد گوہر شاہی کو فاضل عدالت نے حاضر نہ ہونے پر مفرور قرار دیتے ہوئے ان کی طرف سے سرکاری خرچ پر نظام الدین پیرزادہ ایڈووکیٹ کو پیروی کے لئے مقرر کیا تھا۔ انجمن سرفروشان اسلام کے سرپرست اعلیٰ ریاض احمد گوہر شاہی کی ایک گزشتہ سالگرہ پر ایک اسپار نگین اسٹیکر جاری کیا گیا تھا جس میں حجر اسود' سورج اور چاند وغیرہ پر گوہر شاہی کی شبیہ ظاہر کرنے کے علاوہ کلمہ طیبہ میں تحریف کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ کی جگہ ریاض احمد گوہر شاہی کا نام لکھا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ۷/دسمبر ۹۸ء کو آستانہ گوہر شاہی کوٹری پر ریاض احمد گوہر شاہی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے توہین رسالت اور توہین قرآن کے ضمن میں آنے والی باتیں کہیں تھیں جن کی بنیاد پر ٹنڈو آدم تھانے میں رپورٹ درج کرائی گئی تھی۔ ریاض احمد گوہر شاہی ابھی تک مفرور ہے۔

●

ABDULLAH JEWELLERS

عبداللہ جیولرز

GOLD, SILVER BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS

Shop No.86, Kundan Street, Sarafa Bazar, Mithader, Karachi.

Phone: 7512251

HB

HB

TRUSTABLE MARK

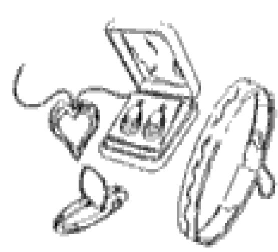

HB

Hameed Bros-Jewellers

3,Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar Karachi-3

فون 515551-5675454

فیکس: 5671503

حمید برادرز جیولرز

HB

HB

3 موہن ٹیرس' نزد جلال دین' شاہراہ عراق' صدر کراچی

پروفیسر خالد بزمی

قرآن میں ہو غوطہ زن......!!

(تضمین بر شعرِ اقبالؒ)

اس دور میں ہر شخص ہے حیران و پریشان
پھر کفر کی زد پر ہے مسلمان کا ایمان

اسلام میں الحاد کے پیوند کی ترغیب
تعمیر کے پردے میں ہے تخریب کا سامان

خود اپنے ہیں اسلام میں تفریق کے درپے
بے دینی و الحاد کے جاری ہوئے فرمان

ابلیس کے احکام کی تبلیغ و اشاعت
ذہنوں سے فراموش ہے اللہ کا پیمان

ہر صاحب ایماں کے مقدر میں ہے تشویش
ہر سمت مسلط ہے عجب طرح کا ہیجان

کچھ وہ بھی ہیں اغیار کے پھندے میں گرفتار
بنتے ہیں جو آیاتِ الٰہی کے نگہبان

جس دین کو اکملت لکم حق نے کہا ہے
اس دین پہ ہے کوتاہی تکمیل کا بہتان

قوا انفسکم حکم خداوند جہاں ہے
اُمڈا چلا آتا ہے ہلاکت کا وہ طوفان

اس دور میں جو چیز محافظ ہے ہماری
قرآن ہے، قرآن ہے، قرآن

منظور اگر ہے تمہیں ایماں کی حفاظت
قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلمان

اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

(اقبالؒ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

پندرھویں سالانہ عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

۶ اگست ۲۰۰۰ء بروز اتوار بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ ابیلگریو روڈ برمنگھم صبح ۹ تا شام ۷ بجے

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

• مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • مسئلہ جہاد • قادیانیت کے عقائد و عزائم • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور اُن کی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور اُن کا تعاقب جاری رکھیں گے

کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
35 اسٹاک ویل گرین لندن ایس ڈبلیو 9
9 ایچ زیڈ یوکے
فون: 020-7737-8199